نیچرل ہیلنگ انرجی پر راہنما کتاب

سمداہیلنگ انرجی



اے صمد مسافر

نیچرل ہیلنگ انرجی پر راہنما کتاب

سمدا ہیلنگ انرجی



اے صمد مسافر



سمراہیلنگ انرجی

سمرا ہیلنگ انرجی

(نیچرل ہیلنگ انرجی پر راہنما کتاب)

پروفیسر ڈاکٹر عبدالصمد

علم و عرفان پبلشرز

34- اردو بازار، لاہور فون: 7352332

نام کتاب	....	سمہ اہیلنگ انرجی
مصنف	....	اے صمد مسافر
ناشر	....	علم وعرفان پبلشرز، لاہور
سرورق	....	محمد خرم عمر
کمپوزنگ	....	رانا ساجد ایوب 0300-9450911
مطبع	....	جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور
سنِ اشاعت	....	اپریل 2005ء
قیمت	....	200/-

بہترین کتاب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں۔فون: 0300-9450911

☆...... ملنے کے پتے ......☆

خزینہ علم وادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7314169

کتاب سرائے
الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

کتاب گھر
کمیٹی چوک، راولپنڈی فون: 051-5552929

اشرف بک ایجنسی
کمیٹی چوک، راولپنڈی فون: 051-5531610

احمد بک کارپوریشن
کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی

فضلی سنز
اردو بازار، کراچی

رحمٰن بک ہاؤس
اُردو بازار، کراچی

ویلکم بک پورٹ
اُردو بازار، کراچی

انتساب

اپنے اُن عزیز اور پُر تلاش
ماسٹرز اور گرینڈ ماسٹرز شاگردوں کے نام جنہوں
نے اس طریقہ علاج میں ذرہ برابر بھی خودغرضی اور جیلسی نہیں کی اور اس
عطیہ خداوندی سے عام لوگوں کو بھی ماسٹر کورسز کروائے اور بغیر لالچ کے ہیلر بھی بنائے

فہرست

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

چوتھا باب

پانچواں باب

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

نواں باب

آٹھواں باب

نواں باب

دہم باب

دسواں باب



دیباچہ

خدمت خلق کے جذبے نے میرے ہاتھ میں قلم پکڑایا جب قلم نے کاغذ پر چلنا شروع کیا تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ اب میں پہلے سے بھی بہتر طریقے سے خدمت خلق کر سکوں گا۔ یوں اس علم کو عام کرنے اور دنیا کے سامنے لانے کا آغاز ہوا اور مجھے سکون قلب محسوس ہوتا گیا۔

اس کتاب سے پہلے ایک دوسری کتاب جو کہ ژیل سائنسز کے مختصر تعارف پر ہی ہے میرے سٹوڈنٹس ڈاکٹر محمد یونس، ڈاکٹر ظفر اقبال اور ڈاکٹر عبدالعزیز نے میرے لیکچرز نوٹس سے مواد اخذ کر کے تیار کی تھی۔ اُن کی یہ کاوش اپنی جگہ لیکن میں نے اُس کتاب میں سمدا کے حوالہ سے موجود معلومات کو ناکافی سمجھتے ہوئے ایک جامع کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا اور کتاب لکھ کر اپنے سٹوڈنٹس کرنل پرویز اختر، میجر زاہد ایوب، رانا ساجد ایوب اور ڈاکٹر ملک عبدالوحید کے حوالے کی۔ ان کے تعاون نے اس کتاب کی کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ کر کے چھاپنے کے لئے تیار کر دیا جن کی بے دریغ خدمات بھول جانے والی نہیں۔ اس کتاب کو میں انگریزی زبان میں چھاپنا چاہتا تھا لیکن میرے زیادہ سٹوڈنٹس پاکستان میں ہیں مزید یہ کہ کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کتاب سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

اس کتاب کے علاوہ ژیل سائنسز پر چند اور کتابیں چھپائی کے مراحل میں ہیں جن کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا اور چند اور کتابیں چھپ چکی ہیں جن

میں ایک ماورائی علوم کا خلاصہ اور عمل دوسری ڈپریشن کا جدید طریقہ علاج یوگا، مراقبہ، مائنڈ پاور اور سما کے ذریعے۔ ژیل سائنسز کا علم اتنا گہرا ہے کہ کبھی کبھی لکھنے کے دوران میں خود پریشان ہوجاتا کہ ژیل سائنسز کا کون سا مضمون لکھوں۔ لہٰذا اس کتاب میں میں نے ژیل کے تعارف اور سما کو ضروری سمجھا جس کا بہت ہی مختصر بیان اس کتاب میں کر چکا ہوں جس میں سما کے نئے سیکھنے والوں کے لئے ضروری معلومات درج ہیں۔

آپ کا روحانی ہمسفر

عبدالصمد مسافر

سما اگرینڈ گرینڈ ماسٹر

سخن گفتنی

صمد مسافر کے بارے میں کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھانا میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں اس عظیم شخص نے مجھے نہ صرف علم عطا کیا بلکہ میری روح کو یہ احساس زندگی میں پہلی بار ہوا کہ استاد واقعی روحانی باپ ہوتا ہے۔ ان سے ملنے کے بعد یہ احساس روز بہ روز شدت پکڑتا گیا کہ میں نے زندگی کو ضائع کر دیا۔

انہوں نے مجھے دنیا میں آنے اور جینے کے ایسے معنی سمجھائے کہ میں اب نہ خود ہی اُٹھا ہوں بلکہ دوسروں کے لئے بھی جینا سیکھ چکا ہوں۔ میں بھی دکھی انسانیت کی خدمت کبھی اس طرح کر سکوں گا سوچا تک نہ تھا۔ انہوں نے میرے اندر ایسی صلاحیتوں کو جنم دیا جن سے میں نے کائنات میں موجود سربستہ رازوں کو جانا بلکہ دیکھ بھی لیا۔ یہ ایسی کیفیات ہیں جن کو دام تحریر میں لانا ممکن نہیں لیکن اگر کوئی چاہے تو میرے استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محسوس ضرور کر سکتا ہے۔

اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ڈاکٹر محمد یونس کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کی بدولت میں اپنے صد احترام استاد سے متعارف ہوا کیونکہ پہلے سے ہزاروں شاگردوں کی موجودگی میں مجھ جیسے ناچیز کو ٹائم ملنا مشکل تھا جو کہ صرف ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی بدولت ہی مجھے مل سکا۔ دنیا میں اگر کسی کو دنیاوی ذریعہ سے کچھ صلاحیتیں حاصل ہو جائیں تو اس میں غرور تکبر خود پسندی اور انا انتہائی درجے پر دیکھنے میں آتا

ہے۔لیکن اس کے برعکس میرے استادمحترم جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لامحدود ذریعوں کی بدولت ایسے علم سے نوازا جس کا دنیا میں ان سے پہلے کوئی وجود نہ تھا لیکن انہوں نے ایسے انمول علم کو اپنے تک محدود رکھنے کے بجائے ہر انسان تک پہچانے کا بیڑہ اٹھایا۔ دنیا میں ان کے ہزاروں شاگرداس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔صمد مسافر کے شاگرد وطن عزیز کے علاوہ دنیا کے بیشتر ممالک میں دکھی انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں انہوں نے جس کو چھوا اُسے گوہر نایاب کر دیا۔

میں پاکستان میں موجود ان کے سینکڑوں شاگردوں سے مل چکا ہوں اور سب کو اپنی اپنی جگہ علم وعمل میں یکتا پایا۔آپ کے زیرنظر اس کتاب میں ایک ایسی انرجی کا تعارف اور کارکردگی کے بارے میں بتایا گیا ہے جس کو پانے کے لئے نہ تو کوئی راستہ مل رہا تھا اور نہ ہی راہنماء لیکن لاشعوری طور پر سائنسدان اور مذہبی اسکالرشروع دن سے ہی اس کو پانے کی جستجو میں رہے ہیں۔آپ نے پاکستان میں پہلی بار ژیل سائنسز کے فروغ کے لئے ایک ادارہ بنایا اور ایک لازوال علم کو لوگوں تک پہچانے کی ابتدا کی۔ جس کی بنا پر مختلف علمی وادبی حلقوں اور حکومت پاکستان کی جانب سے آپ کو تشویق اور اعزاز ملا۔رب کائنات کا صمد مسافر سے ملوانا میری زندگی کا سب سے بڑا احسان ہے ۔یہ صرف میرے احساسات ہیں صمد مسافر کی شان میں کچھ لکھنا میری سوچ کی گرفت سے باہر ہے۔امید ہے اس لامحدود انرجی سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکے گا۔

رانا ساجد ایوب

سمراگرینڈ ماسٹر

پہلا باب

ژیل کیا ہے؟

ZHEEL

ژیل کیا ہے؟

ZHEEL

ژیل کی تفصیل سے پہلے درج ذیل چند سوالات کا ذکر کرونگا۔ان سوالات کے جواب اس کتاب میں بھی موجود ہیں لیکن آپ کو کتاب پڑھنے سے پہلے تھوڑی سی غوروفکر کی زحمت دونگا تا کہ ان سوالات کا جواب آپ خود دیں۔ ان سوالات کی مدد سے آپ کو کتاب بہتر طریقے سے سمجھ میں آجائے گی۔

1۔ کیا انسان صرف گوشت پوست، خون، اور ہڈی ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور صلاحیتوں کا مالک بھی ہے؟

2۔ انسان کی ذہنی دماغی اور روحانی صلاحیتیں کیا ہیں؟ کیا سائنسدانوں کا یہ دعویٰ درست ہے کہ اگر انسان کے ذہن کا کمپیوٹر بنائیں تو اس کو رکھنے کے لئے دنیا کے کسی بڑے شہر کا پورہ قطعہ زمین درکار ہوگا؟

3۔ کیا کائنات میں صرف Electromagnetic Strong Force, Force, Weak Interaction Force & Gravitational Force کارفرما ہیں یا اس سے زیادہ یا کم بھی ہونگی یا یہ تمام ایک ہی متحدہ قوت ہے؟

4۔ کیا عام یا مادی سائنس سب کچھ ہے؟

5۔ کیا عام سائنس کی سہولیات ہمیں بچا سکتی ہیں؟

6۔ کیا میڈیکل ہر بیماری کا علاج ہے؟

7۔ کیا واقعی انسان لامحدود صلاحیتوں کا مالک ہے؟

8۔ ژیل مرئی انرجی ہے یا غیر مرئی؟

9۔ کیا ژیل ایک چھوٹا زرہ ہے جس میں سات توانائیاں پائی جاتی ہیں؟

10۔ سمِا کیا ہے؟

11۔ کیا آپ بھی سمِا سیکھ سکتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں لوگوں کو شفاء دے سکتے ہیں؟ اور اپنے آپ کا خود علاج کر سکتے ہیں؟

12۔ کیا آپ اہرام مصر اور برمودا ٹرائی اینگل کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں؟

ژیل سائنسز میں تقریباً ساری اصطلاحات بہت ہی قدیمی اور ترقی یافتہ تہذیبوں کی زبانوں کی ہیں ۔جسکے زیادہ تر الفاظ اور اصطلاحات سنسکرت، ژند، سامی اور دیگر کئی زبانوں میں بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ قدیم زمانہ کی ترقی یافتہ تہذیبوں کی سائنسز ہے۔ اور یہ سائنس نہ صرف انرجی بلکہ تمام علوم سے بحث کرتی ہے۔ مادی علوم کے سائنسدان بھی اس انرجی کی تلاش میں ہیں کہ مادہ کو کیسے انرجی میں تبدیل کریں اور انرجی کو کیسے مادہ میں تبدیل کریں۔ جس سے ہم اس کتاب میں بحث کریں گے۔

ژیل کی تعریف

ZH - EEL

ژیل جو کہ ZH (ژ) اور EEL (یل) کا مرکب ہے۔

"zh" کے معنی مجموعہ اور "eel" کا معنی ہے توانائیاں یا حاکم توانائیاں۔

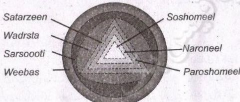
Total Zheel کا مطلب ہوا Group of Energies یا کائنات اور ہستی پر اثر انداز حاکم توانائیوں کا مجموعہ۔ اسے اس طرح سے بھی بیان کیا جا سکتا ہے حاکم توانائیوں

کا مجموعہ یا اُن ذرات کا مجموعہ جس سے پوری کائنات اور زندگی وجود میں آئی ہے۔

بالفاظ دیگر کائنات میں موجود ہر بنیادی اصلی اور حقیقی انرجی کا نام ژیل ہے۔

شکل: ایک ژیل میں سات توانائیاں پائی جاتی ہیں ۔تمام ژیلوں کی شکل وصورت اس طرح کی ہوتی ہے جو کہ اوپر سے گول اندر مثلث توانائیاں (eel) ہوتیں ہیں اگر اس کو اندر یعنی درمیانی حصہ سے حساب کیا جائے تو پانچویں نمبر پر انرجی آہستہ آہستہ گول ہوتی جا رہی ہے اور آخری والی انرجی بالکل گول شکل اختیار کرتی ہے۔ ایک ژیل کو ہم چند بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا سوشومیل دوسرا نارونیل اور پاروشومیل تیسرا سترزین اور ودرستا چوتھا سرسوتی اور ویباس۔ پہلا حصہ غیر مرئی غیر ایٹمی اور غیر مادی انرجی ہے جو کہ کائنات کے چھوٹے ترین زرات ہیں۔ دوسرا حصہ غیر مرئی اور غیر ایٹمی انرجی ہے۔ تیسرا حصہ ایٹمی انرجی کی ایک قسم ہے جو کہ غیر مرئی ہے اور کمزور خوردبین پر نا قابل دید ہے۔ چوتھا حصہ ایٹمی مرئی اور مادی حصہ ہے۔

ژیلوں کی تقسیم بندی کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں یہاں انسانی ژیل کو واضع کریں گے تا کہ ہم اپنے بارے میں جانیں کہ ہمارے اندر کونسی توانائیاں کام کر رہی ہیں۔ ژیلی زبان میں انسانی ژیل کو ہیوآدمسرا کہا جاتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔



ہیوآدمسراژیل کی توانائیاں

Energies of Huadamsara

ہر ژیل میں سات توانائیاں Energies پائی جاتی ہیں۔ ژیل حیاتی ہوں یا غیر حیاتی اسمیں موجود توانائیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

سوشومیل، نارونیل، پاروشومیل، سترزین، وورستا، سرسوتی اور ویباس

سوشومیل انرجی So sho meel

یہ ہر ژیل کے مرکز میں پائی جاتی ہے اس میں تخلیقی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ لا محدود اور مکان و زمان کہ قید سے آزاد انرجی ہے۔ ہر نیوکلیس یعنی مرکزہ نئی ژیل بناتا ہے سوشومیل انرجی بہت ہی چھوٹے ذرات کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ بے رنگ ہے اوراس کی رفتار کا اندازہ نہیں ہوسکتا ایک دفعہ میری ایک استانی نے مجھے بتایا تھا کہ ہماری کائنات کے گرد 17 کائنات اور بھی ہیں ان سب کو سوشومیل انرجی ہی کنٹرول کرتی ہے۔

نارونیل انرجی Naroneel

اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے کئی کھرب گنا زیادہ ہے۔ یہ ایک کائنات کو دوسری کائنات سے منسلک بھی کرتی ہے اور رابطہ کا ذریعہ بھی ہے۔

پاروشومیل انرجی Paroshomeel

اس کی حد رفتار روشنی کی رفتار سے کئی ارب گنا زیادہ ہے اور ہماری کائنات کے اندر آخری حد تک کام کرتی ہے۔ اور ہماری کائنات (Milky Way) کے اندر موجودہ مادہ کو ایک دوسرے سے منسلک، متحد اور مربوط کرتی ہے۔ کہکشاؤں کا ایک دوسرے سے رابطہ اسی انرجی کے سبب ہے۔

سترزین انرجی Satarzeen

یہ مادہ کو انرجی میں تبدیل کرتی ہے۔ یہ ژیل کے اندر ہی رہتی ہے۔ ژیل کی تخلیق کے آٹھ سے بائیس ارب سال بعد یہ خود بخود ژیل سے خارج ہوتی ہے۔ اس انرجی کی اہمیت ایک اور انداز سے بھی ہے کہ ہم انسان اس انرجی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے جسم کو انرجی میں تبدیل کر سکتے ہیں اور پھر واپس مادہ میں لا سکتے ہیں۔ ہر انسان ایسا کر سکتا ہے۔ یوگائی اور روحانی ریاضات اور مراقبہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ یوگی اپنے جسم (مادہ) کو انرجی میں بدل کر سکون اور ابد کی زندگی کا آغاز کرے۔ یہ انرجی جمنیل اور کنکس دونوں ژیلوں میں پائی جاتی ہے لیکن انسان اور حیوانات کی سترزین میں کچھ اور اضافی صلاحیتیں بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) ژین لارل: مادہ کو انرجی میں تبدیل کرتی ہے۔

(2) اسکیلیل: تصورات پیدا کرتی ہے۔

(3) نہلو: انرجی کی ایسی قسم ہے جو خیالات، خیالاتی صلاحیتوں کو دوسرے اجسام تک پہنچا کر اسی جسم کے قالب میں ڈھال دیتی ہے۔

(4) سیکوسا: جسم کے حواس، محسوسات، حرکات، جذبات وغیرہ بناتی ہے یہ انرجی ہر شے میں تفریق پیدا کرتی ہے۔

(5) نبیرو: یہ انرجی خیالات اور تصورات کے بلیو پرنٹ کی Mixing کر کے اسے ایک چھوٹے سٹور میں محفوظ کرتی ہے۔

(6) پروان: اسے چھوٹا گودام یا اسٹور کہتے ہیں یہ مواد حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد اضافی مواد بڑے سٹور کے حوالہ کرتا ہے۔

(7) پرملا: یہ کائنات کا سب سے بڑا اسٹور ہے اس میں اتنی وسعت ہے کہ جتنا مواد اس میں ڈال دیا جائے یہ بھرتا نہیں اسے مکمل ہونے کے لیے 22 ارب سال درکار ہیں تاہم اسے دوبارہ بھرنے کیلئے خالی کیا جا سکتا ہے جس طرح کمپیوٹر

میں Recycle Bin ہے۔

(8) سوشو: یہ معاون انرجی ہے جو عصبی ریشوں کے ذریعے پیغامات ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔

وِدرستا انرجی Wadrsta

کائنات میں موجود مادہ اس انرجی کی وجہ سے ہے اس کی رفتار کم ہونے کے باعث مادہ بنتا ہے۔ یہ اپنے مدار میں ہی چکر کاٹتی رہتی ہے اور اس کی لہریں ژیل سے باہر نہیں آتی۔ ستر زین انرجی بھی اپنے مدار میں رہتی ہے مگر اُس کی رفتار بہت زیادہ ہے جبکہ وِدرستا انرجی کی رفتار میں اضافہ اس طرح ہوتا ہے جب یہ ستر زین انرجی سے منسلک ہو جاتی ہے جو اتحاد اور ہم آہنگی کی علامت ہے۔ یہ انرجی جمنیل اور گنکس دونوں میں پائی جاتی ہے لیکن ان دونوں میں تھوڑا بہت فرق ہے۔ وِدرستا میں درج ذیل صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔

(1) تیال: یہ ستر زین انرجی کے اس حصہ کے ساتھ جو مادہ کو انرجی میں تبدیل کرتی ہے اور وِدرستا کی اُس انرجی کیساتھ جو مادہ بناتی ہے ایک کنٹرولر کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ اسے قوت یقین یا قوت غیر یقین بھی کہا جاتا ہے۔ انسان کی کامیابی اور ناکامی کا باعث یہی انرجی ہے۔ زیادہ واضح الفاظ میں یہ انرجی سوچ کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس کے بغیر مادہ کبھی انرجی میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔ انسان اس انرجی پر ژیل سائنسز کی کچھ ریاضتوں کے ذریعے قابو پاسکتا ہے۔ یہ انسان اور کچھ حیوانات کی ژیلوں میں موجود ہے۔

(2) سیسا: یہ چاہے حیاتیاتی یا غیر حیاتیاتی ژیل کا حصہ ہو، کام دونوں میں ایک ہی ہے یعنی یہ مادہ بناتی ہے۔ انسانی سیسا خیالات اور تصورات کو مادہ بناتی ہے۔ کائنات میں موجود تمام بھاری بھرکم مادہ اسی انرجی کی پیداوار ہے۔

(3) حید: یہ وہ مواد بناتی ہے جو کہ جانداروں کے خلیہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ مادہ ہر

سے نہیں آتا بلکہ اس کے اندر ہی بنتا ہے۔ ضروری مواد بننے کے بعد حید اسے سما کے سپرد کرتا ہے۔

(4) سما: ہر اہل غور وفکر انسان کو اس سوال نے بار بار حیران کیا کہ جاندار کس انرجی کے ذریعہ متحرک ہے جاندار اور بے جان کے درمیان فرق کیوں ہے کیا کسی ایسی قدرتی انرجی کو دریافت کیا جا سکتا ہے کہ دوائیوں کے مضر اثرات سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ ژیل سائنسز کی زبان میں سما کا مطلب ہے حیاتی اور شفائی انرجی۔ اس انرجی کے لیے ژیل سائنسز میں مختلف نام رائج ہیں۔

D.A Energy (Dur Andish Energy)
D.A.S. (Dur Andish Samda Energy)
D.A. Rieki (Dur Andish Rieki)
Zheel Energy
Samda

یہی وہ انرجی ہے جس کی مدد سے روزانہ کروڑوں لوگ شفایاب Heal ہوتے ہیں۔ یہی انرجی ہمیشہ اہم ترین موضوع بحث رہی ہے کہ یہ طاقتور شفائی قوت Energy Healing کہاں سے آتی ہے اور کیسے کام کرتی ہے اور اتنی آسانی سے ہر شخص کیسے حاصل کر لیتا ہے۔ اگلے باب میں اسی انرجی کا تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔



صمد مسافر خزاں کے موسم میں سمدھی اور سمدا پہاڑ کے درمیان چلہ خانہ میں مراقبہ کر رہے ہیں
مسافر کے پیچھے وہ جنگل ہیں جو کہ مسافر کے نقل اتارتے ہوئے ژیل کی شکل بناتے ہیں



گروپ ہیلنگ کے بعد سما مسافر مریضوں کے پرسنل سوالات سن رہے ہیں



خواجہ اختر اظہر ظہیر کا علاج کرتے ہوئے اظہر ظہیر نے نندنہ
کے نام سے ایک ڈرامہ بنایا ہے جو دور اندیش سما کی زندگی پر ہے



سما گرینڈ ماسٹر ڈاکٹر محمد راشد ایوب، گرینڈ ماسٹر ساجد ایوب ماسٹر حافظ اکرم
اور جنت نظیر اندیش سما سے گروپ ہیلنگ کرتے ہوئے



سمدا ماسٹر حافظ اکرم سمدا سے مریضوں کا علاج کرتے ہوئے

دوسرا باب

سمدا

SAMDA

سمدا

SAMDA

سمدا کیا ہے؟

خلیہ کیوں بنتا ہے اور جب بنتا ہے تو کس انرجی کے ذریعے بنتا ہے؟ زندگی کیا ہے اور زندگی کی توانائی کیا اور کونسی ہے؟ ہم کیوں بیمار ہوتے ہیں اور جب بیمار ہوتے ہیں تو کبھی کبھی کیوں بغیر دوائی ٹھیک ہوتے ہیں؟ میڈیکل سائنس کی ترقی سے پہلے بیماریاں کیوں کم تھیں اور علاج کے سادہ طریقوں سے انسان کیوں جلدی ٹھیک ہوتا تھا یا کوئی طریقہ علاج استعمال کئے بغیر بھی بیماری کچھ عرصہ بعد خود بہ خود ٹھیک ہو جاتی تھی۔ کیا میڈیکل کی دوائیاں ہماری قوت حیات کو کمزور تو نہیں بناتی؟ ان سوالات کے جوابات سمدا ہی دے سکتا ہے۔ سمدا خلیہ کو شکل اور تازگی دیتی ہے۔ خلیہ کے لیے تمام ضروری مواد مید انرجی سے حاصل کرتی ہے اور اضافی مواد کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر مواد اس کی کمی وبیشی ہو تو اس کو پورا بھی کرتی ہے اور خلیہ اس قابل بن جاتا ہے جس میں سوشومیل ڈیل ڈال دے۔ سوشومیل کے ڈیل دینے کے بعد یہ خلیہ واپس سمدا کے پاس آ جاتا ہے۔ پھر سمدا ایک خلیہ کی ڈیل میں چودہ اقسام کی حیاتیاتی اور شفائی توانائیاں ڈالتی ہے اور سمدا ہی خلیہ کو ڈیل سے باہر لاتی ہے اور خلیہ اپنی کوڈ انرجی کے باعث

اپنے چودہ مختلف نظاموں پر ان کے اپنے اپنے اعضاء کے مطابق اور ایک دوسرے سے منسلک رہتے ہوئے اپنے فرائض کی انجام دہی کرتے ہیں اور انسان ان چودہ مختلف اقسام کی قوتوں کے سہارے رواں دواں ہے۔ اگر یہ چودہ توانائیاں انسانی جسم سے خارج ہو جائیں تو پھر انسان ایک بے جان جسم بن کر رہ جاتا ہے۔ انسان ہزاروں سال سے سمّا کی تلاش میں رہا ہے۔ جس نے اسے تھوڑا بہت سمجھا بھی ہے اور حاصل بھی کیا ہے اور جتنا جانا ہے اس کے مطابق کم از کم ایک درجن کے قریب اس کے مختلف نام رکھے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس ژیل سائنسز میں اس کی حقیقت کی بڑے سلیقہ سے درجہ بندی کی گئی ہے جو کہ اس کی کارکردگی کی اساس ہے۔

سمّا ایک حیاتی اور شفائی انرجی (Life & Healing Force) ہے جو کہ میڈیکل، نفسیات اور روحانی علوم میں کچھ نہ کچھ استعمال ہوئی ہے لیکن استعمال کرنے والا یہ نہیں جانتا کہ وہ کس انرجی سے کام لے رہا ہے اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اسے کس طرح بیدار کرے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ میڈیکل میں جو دوائی استعمال ہوتی ہے وہ کچھ بھی نہیں بلکہ اس انرجی کو مریض کی سیسا انرجی کے ذریعہ بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ بعض اوقات دوائی بیماری کی شدت کو کم کرتی ہے یا پھر اس کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے یا جسم کے کسی عضو کو ناکارہ کر دیتی ہے اور جب مریض لا علاج ہو جاتا ہے تو صرف سمّا ہی کے ذریعہ اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا یا سنا ہو گا کہ سمّا ہیلر کے پاس وہ مریض آتے ہیں جو میڈیکل نے لاعلاج قرار دے دیے ہوں لیکن ایک عام سمّا ہیلر روزانہ ہزاروں مریضوں کی گروپ ہیلنگ کرتا ہے۔

سمّا کی اقسام

یہ چودہ کی تعداد میں ہیں ان چودہ کے اندر مزید A,B,C,D,E&F توانائیوں کی اقسام ہیں اور ہر سمّا درجے میں ان کی کارکردگی کی وضاحت کی گئی ہے۔

سیویلا (Samda 1)

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ تمید ایک خلیہ کا مادہ حیات تیار کرتی ہے جسے سمّا کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ سمّا تمید کی کارکردگی میں نقائص کو دور کرتی ہے۔ پھر یہ مادہ سوشو میل کو بھیج دیا جاتا ہے جو اس میں ژیل ڈال دیتی ہے۔ پھر سوشومیل یہ مادہ واپس سمّا کے پاس بھیجتا ہے۔ سمّا اس میں چودہ اقسام کی توانائیاں ڈال کر اسے فرائض سونپ دیتی ہے۔ اس طرح سیویلا انرجی کو ڈھوتی ہے جس کا تعلق دماغ اور دل کی مقام سے تھوڑی سی اوپر والی ژیل سے بنتا ہے جس کی برقی لہر Reflex اعصابی ریشوں کے نظام سے منسلک ہو کر چلتی ہے۔ یاد رہے کہ چودہ انرجی مراکز سر، کھوپڑی، حرام مغز، ریڑھ کی ہڈی اور دست و پا کی ہڈیوں میں پائے جاتے ہیں لیکن ان سب کا تعلق سر والے بڑے مرکز یعنی دماغ کی ژیل سے ہے۔

پہلا سمّا باقی 13 توانائیوں سے جسم کے زیادہ طاقتور حصوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ جسم کے یہ طاقتور حصے ہاتھ ہیں۔ پہلے سمّا میں A.B.C. ذیلی اقسام Sub Types پائی جاتی ہیں۔

"A": یہ انرجی ہمیشہ خودکار طریقہ سے چلتی ہے جو کہ گوشت، ہڈی، پوست Skin اور خون کو زندہ رکھتی ہے۔ یہ کچھ خاص مدت کے بعد ختم ہو جاتی ہے کسی جاندار میں اس انرجی کے ختم ہونے کا مطلب اس کی موت ہے۔

"B": یہ لازوال اور لافانی انرجی ہے۔ کوئی جاندار اگر مر بھی جائے تو بھی یہ اسی حالت میں ژیل کے اندر رہتی ہے۔ اس انرجی کو سمّا ماسٹر کسی خاص طریقہ سے بیدار (ہوپس) کرتا ہے جس کی شدید، تیز اور خوشگوار لہریں شاگرد کے جسم میں دوڑنا شروع کرتی ہیں۔ جب یہ انرجی بیدار ہوتی ہے تو پھر ہم کائنا ت میں موجود تمام حیاتیاتی توانائیوں سے منسلک ہو جاتے ہیں اور ہم اپنے اندر اور کائنات میں موجود حیاتیاتی انرجی دونوں کو استعمال کرتے ہیں اس

سے ہم اپنا اور دوسروں کا علاج کر سکتے ہیں۔

"C": ہر چودہ توانائیوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ ہدایات یعنی "امر" والی انرجی ہے جو کہ چودہ توانائیوں کو ہم آہنگ (ھوپس) یا مربوط کرنے کے ساتھ خود بخود بیدار ہو جاتی ہے۔ یہ شفائی انرجی کو براہ راست وہاں لے جاتی ہے جہاں تکلیف ہوتی ہے اور ہماری سوچ اور تصور کے ساتھ بھی کام کرتی ہے۔

اب سمجھ آ چکا ہوگا کہ سما ماسٹر سب سے پہلے ہمارے ہاتھوں کی Samda 1 کو بیدار کرتا ہے جس سے ہاتھوں میں شفائی لہر آتی ہے اور ہاتھوں سے آگے نکل کر مریض کے متاثرہ حصے میں منتقل ہو جاتی ہے اور ہاتھوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ جب اس انرجی کو اپنے اور دوسرے لوگوں کی بیماریوں کو ختم کرنے میں استعمال کر لیا تو پھر اگلے مرحلہ یعنی Samda 2 لینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں جو پہلے سما لینے کے کئی دن یا مہینہ بعد ہوتا ہے۔ اسی لمحے سما ماسٹر جانچ کرتا ہے اگر اس امتحان Feed Back میں آپ کامیاب ہو جائیں اور آپ نے سما کو اچھی طرح استعمال کر لیا ہو تو پھر سما ماسٹر آپ کو Samda 2 کے ھوپس دے دیتا ہے۔ اب اس انرجی کو استعمال میں لا کر پھر اگلے یعنی تیسرے مرحلہ پر جانے سے پہلے پھر امتحان سے گزرنا پڑتا ہے اگر یہ Step کامیاب ہو جاتا ہے تو سما ماسٹر تیسرے مرحلہ یعنی Samda 3 کو اجاگر کرتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ آخر تک چلتا رہتا ہے۔

دیلدا(Samda2)

اس کا تعلق سانس سے ہے اور ہمارے نظام تنفس کو حیات بخشتا ہے اس کا A حصہ آکسیجن جیسی انرجی کو جسم کے تمام پچاس کھرب خلیوں کو بھجواتا ہے مگر جب سما ماسٹر Samda 2 کے B حصہ کو ھوپس کرتا ہے تو شفائی Healing انرجی ہماری سانسوں کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے۔ اس طرح بذریعہ سانس علاج کیا جاتا ہے۔

لیپنا(Samda 3)

لیپنا، جمیل اور کنگس دونوں ژیلوں کے سما حصہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ھوپس لیکر معالج اسے بے جان چیزوں میں منتقل کر دیتا ہے جنہیں پھر دوا کے طور پر علاج کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

سمندلا(Samda 4)

جب یہ انرجی بیدار (ھوپس) ہوتی ہے تو اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے کئی سو ارب (Billion) گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا رابطہ کائنات میں پائی جانے والی تیز رفتار توانائیوں کے ساتھ بھی منسلک کیا جا سکتا ہے۔ اس انرجی کو استعمال میں لا کر انسان بغیر آکسیجن کے زندہ رہ سکتا ہے مزید یہ کہ اس کے ذریعہ مریض جتنی بھی دوری پر ہو سما ہیلر اس انرجی کو استعمال میں لا کر اس کا علاج کر سکتا ہے۔

دیلدل(Samda 5)

اس کا تعلق جسم کے تمام بڑے سما انرجی کے مراکز سے ہے جنہیں یہ ضروری مواد فراہم کرتا ہے۔ جب اس کی B انرجی بیدار ہوتی ہے تو جسم کی تمام غیر منظم اور غیر متوازن قوتیں منظم اور متوازن ہو جاتی ہیں۔ اس کے بیدار ہونے سے اس کی لہریں جسم کے Aura یعنی مثالی جسم میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جسم کے کسی بھی حصہ سے دوسرے لوگوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

لائزلا(Samda 6)

اس کی بیداری (ھوپس) سے انسان کی سانسیں جسم سے باہر کی سما انرجی سے منسلک ہو جاتی ہیں اور سمندلا کی طرح دور سے ہی سانسوں کے ذریعہ علاج ممکن ہے۔

تروپوسا(Samda 7)

اس میں C.D.E.F توانائیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ

ہر طرح کی قوتوں کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ اس کے صرف "D" حصہ کو بیدار کیا جاتا ہے جب کہ E اور F کو سربیلا اور لوبرا وغیرہ میں بیدار کیا جاتا ہے۔ "D" انرجی سے آپریشن کیئے جاتے ہیں۔ آگ کے اثر کو کم یا ختم کیا جاسکتا ہے سردی اور گرمی کو بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

E اور F کے ذریعہ قوت کشش ثقل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان کے استعمال سے بڑی بڑی وزنی اشیاء کو اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ وہ انرجی ہے جس سے دنیا میں موجود بھاری بھرکم پتھروں کی ہوپس ژیلوں کو بنایا گیا ہے۔ پتھروں کی تراش وخراش اور ہوا میں معلق کرکے ہوپس ژیل کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔

انگلا (Samda 8)

اسے بیدار (ہوپس) کرکے انسان اپنا اور دوسرے لوگوں کا حسن بڑھا سکتا ہے۔ اپنے وزن اور عمر پر کنٹرول کرسکتا ہے۔ اس انرجی کے ذریعہ آپ اپنے وزن اور قدوقامت کو نارمل کرسکتے ہیں۔ یہ انسانی جنسی انرجی بھی ہے۔ جنسی کشش، پیاس اور سرکشی کا باعث بھی انرجی ہے۔ یہ انسانی زندگی اور حیات کو ارتقا بھی دیتی ہے اور ختم بھی کرسکتی ہے۔ اس کے استعمال سے انسان زندگی میں اپنی مرضی سے خوشیاں لاسکتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھا بھی سکتا ہے اس کے ذریعہ جنسی قوتوں کو کنٹرول بھی کیا جا سکتا ہے اورانہیں بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔

لینا (Samda 9)

اس کے ذریعہ انسان ہوپس ژیلوں میں سما کو بیدار کرسکتا ہے۔ ہوپس ژیلوں کو ایسے بنایا جاسکتا ہے جس میں سما جاری وساری رہتی ہے۔ ہوپس ژیل بغرض علاج اور صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

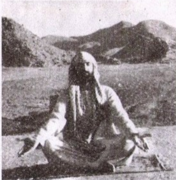
مندرجہ بالا آٹھ توانائیوں کے کوئی مضر صحت اثرات نہ ہیں ماسوائے نویں یعنی "لینا" کے سما کے اصلی نام جوکہ ژیلی زبان کے الفاظ ہیں درج ذیل ہیں جو کہ

مندرجہ بالا ہر سما کی تفصیل کے ساتھ دو رسم الخط میں بیان ہوچکے ہیں۔ اس کو اگر صحیح استعمال نہ کیا جائے تو خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ کام صرف گرینڈ گرینڈ ماسٹر ہی کرسکتا ہے۔

گنگلا، زیزوم، سربیلا، لوبرا اور اھولا کا ذکر دوسری کتابوں میں ہوگا۔

یہ چودہ کی تعداد میں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

Dilda 2	Sevala 1
Samondla 4	Lebna 3
Lairla 6	Dildal 5
Angla 8	Troposa 7
Gangla 10	Lena 9
Sarbela 12	Zezom 11
Ahola 14	Lobra 13



صمد مسافر ژیل قوتوں کو حاصل کرنے کی ایک مشق کر رہے ہیں



صمد مسافر اپنے ادارہ کے اسٹاف کے ساتھ ژیل کا ایک ماڈل دکھاتے ہوئے



صمد مسافر اگیزوبیالوجی (کائنات میں دوسری مخلوق) پر لیکچر دے رہے ہیں



بنت خیر اندیش سمہ سے علاج کرتے ہوئے



صمد مسافر سمہ کی کلاس دیتے ہوئے جس میں سمہ کے گرینڈ ماسٹر کرنل پرویز اختر
گرینڈ ماسٹر عبدالوحید اور سمہ اسپیکر میجر زاہد ایوب شامل ہیں۔



سمہ ماسٹر سرفراز حسین شاہ اور ماسٹر مسز آئینہ شاہ مریضوں کا گروپ ہیلنگ کرتے ہوئے

تیسرا باب

سما کی تفصیل

سما کی تفصیل

کیا سما معالج (Samda Healer) اپنے سما مریض کے سما یا کائناتی سما کا استعمال کرتا ہے؟ سما معالج Samda Healer دو شفائی توانائیوں کا استعمال کرتا ہے یہ دو توانائیاں کائناتی اور انکی اپنی توانائیاں ہیں۔ سما معالج ایک خاص طریقے سے اپنے سما کو کائناتی سما کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ اس عمل کو " سائی پلس ھوپس " (Sye+Hops) کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے دوسری شفائی قوتوں سے ہم آہنگ ہونا۔ شفائی قوتوں کو بیدار کرنا (جگانا)۔ جس سے کائناتی لہریں ہمارے سر سے داخل ہو کر پورے جسم میں محسوس ہوتی ہیں۔ کچھ ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ اگر مریض کا اس طرح کی شفائی قوتوں پر یقین نہ ہو تو اُس کی بیماری کو ٹھیک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ سوچ بالکل درست نہیں۔ کیونکہ سما سے بڑوں کے علاوہ بچوں کی بیماریاں جلدی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ پیدائش کے دن سے لے کر چند ماہ یا ایک سال کے بچے یقین اور بے یقینی کو تو نہیں جانتے لیکن بڑوں کی نسبت بچوں پر سما کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ انسان کے علاوہ سما حیوانات اور نباتات پر بھی انسان کی طرح اثر کرتا ہے۔ حیوانات اور نباتات کی بیماریوں کو ٹھیک کرنے کے لئے سما کا کردار کسی اچھی دوائی سے کم نہیں۔ اس لئے سما کو یقین اور بے یقینی کی ضرورت نہیں یہ اپنا کام خود ایک خودکار کمپیوٹر کی طرح انجام دیتی ہے۔ تو یہ واضح ہو گیا کہ سما طریقہ عمل میں دو توانائیاں کارفرما ہیں ان میں ایک سما ہیلر کی اپنی اور دوسری کائناتی سما استعمال ہوتی ہے۔

انسان کے جسم میں ژیل انرجی سنٹرز

ہستی میں جو بھی کچھ موجود ہے وہ ایک ہی وجود (جان) ہے تمام چیزیں ایک دوسرے سے ایک غیر مرئی قوت کے زریعہ منسلک ہے۔ انسان کی کائنات اس کے ژیل سنٹرز ہیں۔اور انسان انہی کے زریعہ رواں دواں ہے۔ اور ژیل سنٹرز کے ذریعہ ہی ہم کائنات کی تمام قوتوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان ژیل سنٹرز کو بیدار کیا جائے۔

انسانی جسم میں تین قسم کے ژیل (انرجی سنٹرز) ہیں۔

1- عظیم ژیل (کئی ژیلوں کے مجموعہ) Graet Zheel

2- جوڑا ژیل (بڑے ژیل انرجی سنٹرز) Double Zheels

3- اکیلا ژیل (چھوٹے ژیل انرجی سنٹرز) Local(Single)Zheel

عظیم ژیل سنٹرز ڈبل ژیلوں کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے تحت جسم کی تمام بڑی اور چھوٹی ژیل کنٹرول ہوتا ہے۔

جوڑا ژیل (انرجی سنٹرز) چند ژیلوں کا متحدانہ مجموعہ ہوتا ہے۔

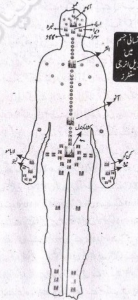
اکیلا ژیل (انرجی سنٹر) ایک بڑا ژیل ہوتا ہے جو کہ جوڑواں ژیلوں کے تحت کام کرتا ہے۔انسانی جسم میں جوڑواں ژیل (انرجی سنٹرز) کی تعداد 14 ہے انسانی جسم میں سر کی کھوپڑی میں سب سے عظیم ژیل کا نام " آپسو" ہے۔ سینے والی کا نام "انشر" ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرہ میں عظیم ژیل کا نام " کشاء کونڈل" ہے کمر کے درمیان والی کا نام " آنو" ہے باقی دوسروں کے نام ایئے، مہرو، ایرا، موسو، گاگاڑ، سومرا، لاپامو، لہو، کن گو، کی گو، اور ندو ہیں۔

اکیلا ژیل(Single Zheel)انسانی جسم میں 72 کی تعداد میں ہیں اور باقی ہر انسان کے ہر خلیہ میں ایک ژیل ہوتا ہے۔ جبکہ انسان میں تمام ژیلز کی تعداد پچاس کھرب ہے۔ یہ تمام (جوڑا اور اکیلا) ژیل سنٹرز کچھ تو پہلے سے بیدار ہوتے ہیں لیکن ان کی انرجی انسان کنٹرول نہیں کر سکتا اور کچھ بیدار کرنا پڑتے ہیں۔ روحانیت (Spiritualism) یوگا وغیرہ کی ریاضتوں سے کچھ نہ کچھ ان قوتوں کو بیدار کیا جا سکتا

ہے لیکن پھر بھی سما قوت پر فتح حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ جب تک کسی سما ماسٹر مدد اور کچھ خاص طریقہ کار نہ اپنائیں سما حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بڑے ژیل سنٹرز کو بیدار کرنے کے لئے سما ایک ہر ہوپس کے ساتھ ایک متعلقہ ژیل Active ہو جاتا ہے۔ جب بڑے ژیل سنٹرز بیدار (Active) ہو جاتے ہیں تو چھوٹے اکیلے) سنٹرز خود بہ خود بیدار ہو جاتے ہیں۔ ژیل سنٹرز کو بیدار کرنے کے لئے Samda 5 بھی مدد کرتا ہے۔ یوگا میں کنڈالنی کے بیدار ہونے سے مراد ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرہ کا ژیل ہے۔ لیکن حقیقت کچھ اور ہے دراصل ہوتا یہ ہے کی سب سے پہلے سر والا ژیل بیدار ہوتا ہے پھر ریڑھ کی ہڈی میں نیچے آتے ہوئے جب آخری مہرہ کا ژیل بیدار ہوتا ہے تو ریڑھ کی ہڈی اور کھوپڑی کے ژیلوں میں ایک ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اس ہم آہنگی کی وجہ سے یوگی خود آگاہ نہ ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری ژیل بیدار ہوا ہے۔ جب کہ حقیقت میں ریڑھ کی ہڈی اور سر کے کچھ ژیل سنٹرز بیدار ہوتے ہیں۔ ان قوتوں کی بیداری کے باوجود ہماری تمام قوتیں بیدار نہیں ہوتیں۔ یوگا کی تمام ریاضتوں کے باوجود انسان کی صرف 10% فیصد قوتیں بیدار ہوتی ہیں۔ اگر انسان کی صلاحیتوں کا P4 کمپیوٹر بنایا جائے تو اس کے رکھنے کے لئے پورے براعظم افریقہ کا رقبہ زمین بھی کم ہے۔ اگر آپ کو یقین نہیں آتا ہے تو اس پر یقین کرنے کے لئے آپ مجبور ہو جائیں گے کہ آج کل کا جدید کمپیوٹر بھی تو انسانی صلاحیتوں کا تخلیق کردہ ہے

ژیل سنٹرز کے ناموں کو یہاں آسانی کے لئے ZC سے بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے Zheel Centre۔ ہوپس دینے کے دوران سما ماسٹر ایک خاص طریقہ سے سب سے پہلے اپنی سپر سما توانائیوں کو کھولتا (Open) ہے پھر ایک دوسرا طریقہ اپنا لیتا ہے جس سے شاگردوں سے براہ راست باطنی رابطہ ہوتا ہے۔ پھر سما ماسٹر ژیل قوتوں کو اکٹھا کر کے شاگردوں کی طرف بھیجتا ہے۔ اسکے بعد دماغ کے مرکزی ژیل کو بیدار کر دیتا ہے اور مرکزی ژیل کے زریعے مطلوبہ ژیل کے سما کو ہوپس کرتا ہے اور اسے براہ راست کائناتی سما سے منسلک کر دیتا ہے جس کی وجہ سے

ہمارے اور کائناتی سمدا کے درمیان ایک متحدانہ ہم اہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب ایک دفعہ یہ ہم آہنگی ہو جاتی ہے پھر عمر کے آخر تک دوسرے لوگ ایسے بند نہیں کر سکتے لیکن خود شاگرد ضرورت کے مطابق ایک خاص طریقہ سے اس کو بند بھی کر سکتا ہے اور کھول بھی سکتا ہے۔ ہاں اگر سمدا گرینڈ گرینڈ ماسٹر چاہے تو نالائق اسٹوڈنٹ کی سمدا بند کر سکتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کرتے ہیں۔



PIC 00

سمدا کے رنگ Colors of Samda

سمدا کے کلر سے مراد ہر سمدا انرجی کی لہریں ہیں۔ ہم نے یہاں Samda 9 تک سمدا کے رنگوں کو واضح کیا ہے۔ شاگرد ہر ھوپس کے دوران ان مخصوص رنگوں کو دیکھتا ہے اور جسم میں محسوس بھی کرتا ہے۔

Samda 1: 40% آسمانی نیلا 40% سفید 20% اورنج

Samda 2: 30% گہرا نیلا 40% سفید 20% اورنج 10% سرخ

Samda 3: 50% سبز 30% اورنج 20% نیلا

Samda 4: 70% سفید 30% نیلا

Samda 5: 10% سرخ 20% نیلا 10% سبز 8% اورنج 20% سفید 10% مروان 10% پنک 12% مختلف رنگوں کی دوسری اقسام شامل ہیں۔

Samda 6: 80% سفید 15% گہرا نیلا باقی 5% مختلف رنگوں کی دوسری اقسام شامل ہیں۔

Samda 7: اس میں تقریباً تمام رنگوں کی اقسام موجود ہیں

Samda 8: 60% پنک (گلابی) 40% سرخ

Samda 9: نیلا سبز سرخ سفد اور اورنج ہے۔

سمدا ھوپس (Hops)

ھوپس سے مراد بیدار کرنا، ہم آہنگ کرنا، منسلک کرنا، جگانا، یا سمدا کی ٹیوننگ کرنا ہے۔ ژیل سائنسز میں کائناتی سمدا سے منسلک ہونے کو ھوپس Hops کہا جاتا ہے۔ لیکن مصنوعی ژیلوں کو Hops Zheel کہا جاتا ہے۔ ھوپس ایک ایسا عمل ہے جس میں سمدا ماسٹر اپنی بہت سی ژیل قوتوں کو استعمال میں لاتا ہے۔ اس عمل میں سمدا ماسٹر اپنی لاشعوری Un Conscious کائناتی اور شاگرد کی صلاحیتوں کو استعمال میں

لا کر شاگرد کو Hops دے دیتا ہے ۔ ھوپس عمل کائناتی قوتوں ماسٹر اور شاگرد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

ھوپس کے دوران محسوسات اور مشاہدات

سما ماسٹر غیر مرئی (ژیل) دنیا میں ڈوب جاتا ہے ۔اور توانائیوں کو ایک دوسری سے ملانے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ شاگرد بہت سی قوتوں کو محسوس کرتا ہے۔ جس میں سر فہرست پورے جسم میں سما کی خوشگوار لہروں کی دوڑ اور جسم کے اردگرد قوتوں کا ایک خول محسوس کرتا ہے۔ خوشی اور سکون محسوس کرتا ہے۔ جسم بہت ہلکا محسوس کرتا ہے۔شاگرد بند آنکھوں سے ژیل دنیا اور مختلف قسم کے رنگ اور روشنیوں کو دیکھتا ہے ۔سما انرجی کے بہاؤ کی وجہ سے جسم میں ایک خوشگوار کپکپاہٹ (Vibration) محسوس ہوتی ہے ۔یہ تھیں ھوپس لینے کے دوران محسوسات اور مشاہدات لیکن صرف یہ نہیں کبھی کبھی تو ھوپس کے دوران کچھ اور چیزیں بھی مشاہدہ میں آتی ہیں لیکن یہ تمام لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔

1۔ کوئی غیر مرئی ہاتھ اپنے سر پر محسوس کرنا۔

2۔ اپنے اردگرد غیر مادی اجسام یا اشخاص کو محسوس کرنا۔

3۔ زمین سے اوپر آنا۔ (کشش ثقل سے آزاد ہونا)

اس میں کوئی حیران کن بات نہیں سر پر ہاتھ محسوس کرنا ژیل سلسلہ کے عظیم لوگ ہونگے جو ھوپس کے دوران ہماری مدد کرتے ہونگے۔ غیر مادی اجسام یا اشخاص بھی ژیلی اشخاص ہونگے۔ کشش ثقل پر قابو پانا اور زمین سے اوپر آنا ژیل توانائیوں کی آپس میں ہم آہنگی کی وجہ ہے جس میں کشش ثقل ہمیں آزاد کر دیتی ہے۔اس میں خوشی کی بات یہ ہے کہ ھوپس عمل کے کوئی مضر اثرات نہیں ہیں سوائے مثبت اثرات کے۔سما ھوپس کے بیشمار فوائد ہیں یہ طالب علموں کی روحانی جذباتی ذہنی اعصابی اور جسمانی نظام میں مثبت اور خوشگوار تبدیلیاں لاتا ہے۔ بہت سے لوگوں میں ناقص اور

مضر صحت توانائیاں ھوپس عمل کے دوران ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ ھوپس بے نظم قوتوں کو منظم کر دیتا ہے۔ توانائیوں کی ناقص کارکردگی کو مثبت قالب میں ڈھال دیتا ہے۔ لوگوں نے جس وجہ سے بھی ھوپس لیا ہو وہ اپنے آپ میں تبدیلی ضرور محسوس کرتے ہیں۔ ایک عام تبدیلی سکون کی کیفیت ہے ۔ ھوپس دینے کے بعد سما ماسٹر شاگردوں کو بٹھا کر یہ ہدایت کرتا ہے کہ آپ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ ھوپس کے دوران کیا محسوس کیا؟ اور اب آپ اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔تقریباً بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسی خوشگوار پرلطف اور پرسکون حالت تمام زندگی میں کبھی محسوس نہیں ہوئی جتنی کہ ھوپس کے دوران محسوس کی۔ اب ہم بہت ہشاش بشاش اور تروتازہ ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم کسی دوسری لطیف دنیا میں ہوں یا جیسے ہمیں نئی زندگی ملی ہو اور اُس پریشان کن اور بے چین دنیا سے ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا ہو جس میں ہم رہتے تھے۔ کچھ لوگ زیادہ تبدیلی محسوس نہیں کرتے مگر بہت سی لطیف تبدیلیاں رونما ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کو بعد میں سما کو استعمال میں لانے سے محسوس ہوتا ہے۔ سما کو جتنا دوسروں اور اپنے آپ پر استعمال کرتے ہیں اتنی ہی محسوسات مشاھدات اور خوشگوار تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور سما توانائیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سما کے زیادہ استعمال سے ہی ہم دوسری مافوق الفطرت قوتوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ سما کا استعمال مراقبہ بھی ہے اور عبادت بھی اس کے استعمال سے ہمیں تسلی اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور ہم اپنی صلاحیتوں پر فخر محسوس کرتے ہیں دوسرے لوگ بھی ہماری کارکردگی پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی کے غم درد پریشانی اور بیماری کو سما سے ختم کرتے ہیں تو انکے اندر آپ کے لئے مثبت سوچ کی انرجی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مثبت انرجی بھی ہماری صلاحیتوں اور کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے اور اگر آپ کے لئے دوسرے لوگ منفی سوچ رکھتے ہوں تو آپ میں بھی منفی انرجی اجاگر ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ سما سے اپنے منفی خیالات کو فوراً مثبت بنا سکتے ہیں یا کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اس لئے

اگر ہم زندگی کی کشتی کو منزل مقصود تک خوشیوں اور سکون کے ساتھ صحیح سلامت پہنچانا
چاہتے ہیں تو وہ دوسروں کی خدمت کرنے میں ہے۔خوشی صحت اور ہر کام میں کامیابی
دوسروں کی خدمت کرنے میں ہے۔ آج کل کی دنیا لینے اور دینے کی دنیا ہے اس لئے
اگر آپ دوسروں کو خوشی وصحت بانٹتے ہیں تو دوسرے بھی آپ کو خوشی دینگے۔جب آپ
ماسٹر بن کر ھوپس دیتے ہیں اور علاج کرتے ہیں تو آپ ایک اچھا کام کرتے
ہیں۔علاج یا سمااھوپس لینے کے لئے کبھی کبھی آپ کو ایسے لوگ بھی ملتے ہیں جن کا غیر
مرئی قوتوں پر یقین بہت کم ہوتا ہے اس پر درج ذیل ایک مثال پڑھیں۔

سماخود سمااہیلر کی راہنمائی کرتی ہے

میرا ایک نزدیکی رشتہ دار ہے جس کا میں نے دو مرتبہ علاج کیا اور میں نے
ان کے سامنے اور بھی بہت سے مریض جو کہ مختلف بیماریوں میں مبتلا تھے کامیاب علاج
کیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئے۔لیکن وہ پھر بھی سما جیسی قوتوں پر یقین نہیں رکھتا حالانکہ
اُن کے سامنے میں نے ایسے مریضوں کا علاج کیا جن سے میڈیکل سائنس عاجز ہے
ایک دن انکو یہ محسوس ہوا کہ واقعی یہ شخص کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔ھوپس کے دوران
کچھ لوگوں کے سما محسوسات کم ہوتے ہیں اور کچھ کے بہت زیادہ میری ایک شاگرد
ڈاکٹر فاطمہ کو ھوپس کے دوران سما کم محسوس ہوا ھوپس کے بعد دوسری اسٹوڈنٹ کو کہا کہ
میرا تو اس طریقہ علاج پر یقین ختم ہوا چونکہ دوسری اسٹوڈنٹ کے سما محسوسات اور
مشاہدات زیادہ تھے انہوں نے انکو سمجھایا کہ وہ سما کو استعمال کریں تو زیادہ محسوس ہو گا
لیکن ڈاکٹر فاطمہ نے بے یقینی کی وجہ سے سما کو بالکل استعمال ہی نہیں کیا۔ھوپس کے
20 دن بعد اُس کا فون آیا وہ کافی پر جوش اور مسرور لگ رہی تھی کہنے لگی ڈاکٹر صاحب
میں نے اچھا نہیں کیا میں نے سما پر شک کیا مجھے معاف کر دیں۔ میں نے پوچھا بات
کیا ہے تو وہ بولی کہ میری ڈیوٹی ہاسپٹل میں رات کی تھی تقریباً ایک بجے میں صوفے پر
بیٹھی تھی یوں ہی آنکھیں موندلیں کچھ دیر بعد مجھے اپنا جسم بہت ہلکا محسوس ہوا اور ساتھ

ہی میں نے گہرا سکون بھی محسوس کیا پھر یوں لگا کہ میں سفید روشنی کے حصار میں ہوں
میں نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں لیکن باہر کسی قسم کی سفید روشنی نہیں تھی میں عجیب
سی کیفیت میں تھی۔اتنی دیر میں مجھے اطلاع ملی کی ایک مریض کی حالت خاصی بگڑ گئی
ہے میں جلدی سے اس مریض کو دیکھنے چل پڑی میں نے اُس پر بے اختیار ہاتھ رکھے
تو مجھے یوں لگا کہ اُس کی تکلیف کم ہو گئی ہے کیونکہ پہلے وہ بری طرح چیخ رہا تھا اور اب
وہ خاموش ہو گیا۔یہاں تک کہ مریض میری طرف حیرانی سے دیکھنے لگا اور بولا ڈاکٹر
صاحبہ آپ کے ہاتھوں میں سے کرنٹ سا نکلتا ہوا محسوس ہوا اور میری تکلیف یوں
غائب ہو گئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور میرا اعتماد بڑھ گیا اس کے
بعد میں نے تجربہ کے لئے ہاسپٹل اور گھر پر بھی لوگوں کا علاج کیا اور سو فیصد کامیاب
رہا۔ اور اب مجھے بھی سما طریقہ علاج پر مکمل یقین ہو گیا ہے۔ایسے کئی واقعات
اسٹوڈنٹس کو پیش آئے ہیں جس کی ایک مثال ڈاکٹر فاطمہ ہے۔ ھوپس کے بعد سما خود
ہماری راہنمائی کرتا ہے محسوسات اور مشاہدات کرواتا ہے کہ مجھے استعمال میں لائیں اور
میرے ذریعہ اپنا اور دوسروں کے درد وغم و بیماریاں کا علاج کریں اور دوسروں کو بھی
میری پہچان کروائیں۔

سما ماسٹر کی اولاد

سما ماسٹر کورس کرنے کے بعد اگر سما ماسٹر کے اولاد پیدا ہو تو اُس بچے کا
پہلے درجہ کا سما خود بہ خود بیدار (Hops) ہوتا ہے۔وہ پہلے درجہ کے سما سے اپنا اور
دوسروں کا علاج کر سکتا ہے۔اس طرح کے بچوں کی سما انرجی بہت طاقتور ہوتی ہے
اور خود بچہ بھی ذہنی اور جسمانی لحاظ سے عام بچوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
گرینڈ ماسٹر کورس کرنے کے بعد گرینڈ ماسٹر کی اگر اولاد پیدا ہو جائے تو اُس
بچے کا پہلا دوسرا تیسرا اور چوتھا سما پہلے سے ھوپس یعنی بیدار ہوتے ہیں۔ اور گرینڈ
گرینڈ ماسٹر کی اولاد کے 9 درجات کے ھوپس ہو چکے ہوتے ہیں۔ماسٹر اور گرینڈ ماسٹر

کورسز میں ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کی سوچ اور تصور سے باہر ہے۔

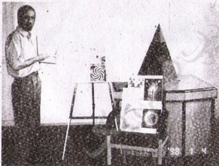
سمدا اور بچے

بچے سمدا کو بہت پسند کرتے ہیں۔ سمدا بڑوں کی نسبت بچوں نباتات اور حیوانات پر زیادہ خوشگوار اثرات چھوڑتا ہے۔ سمدا بچوں کے لئے نہایت مفید و دلکش ذریعہ علاج ہے۔ ایک چھوٹی بچی جو سمدا کے بارے میں جانتی تھی وہ جب بھی بیمار ہوتی تو میرے پاس آ کر میرا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنے سر پر رکھ لیتی پھر مجھے سمجھ آجاتا کہ بچی کو کوئی مسئلہ یا بیماری لاحق ہے جب اُس کی بیماری ٹھیک ہو جاتی اور میں اپنا ہاتھ اُس کے سر سے اٹھا لیتا تو وہ دوبارہ میرا ہاتھ پکڑ کر سر پر رکھ لیتی اور کہتی کہ تھوڑا اور سمدا دو مجھے بہت سکون محسوس ہو رہا ہے۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک سمدا معالج ہو تو وہ اپنے بچوں پر سمدا استعمال کر کے اپنے بچوں کو ارتقاء بخش سکتا ہے۔ بچے معصوم ہوتے ہیں ان میں منفی انرجی کم ہوتی ہے اس لئے ان پر سمدا کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ منفی توانائیاں سمدا کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ منفی خیالات کے لوگ ٹھیک نہیں ہوتے سمدا خود بہ خود مشکل کو دور کرتی ہے اور اپنا راستہ بنا لیتی ہے۔ علاج کے دوران سمدا سب سے پہلے فرد کی منفی توانائیوں کو دبا لیتی ہے اور اگر مریض منفی انرجی کو ختم کرنا چاہے تو سمدا اُسے بالکل ختم بھی کر سکتی ہے۔ علاج کے علاوہ بچوں کو سمدا دینے کے بے پناہ فوائد ہیں اگر والدین بچوں کو ہر روز ایک مخصوص وقت میں سمدا منتقل کریں مثلاً رات کو سوتے وقت چند منٹ کے لئے بچے کے سر پر ہاتھ رکھیں یا دور سے سمدا منتقل کریں تو بچہ صبح بہت خوش اور ہشاش بشاش اٹھے گا اور اس کی دماغی صلاحیتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ بچے بہت ذہین مثبت اور چست ہوتے ہیں ایسے بچے بڑے ہو کر عظیم شخصیت بنتے ہیں۔ بچوں کو جو مسائل اور بیماریاں لاحق ہوتی ہیں روزانہ سمدا دینے سے ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں لیکن سب سے آسان راستہ یہ ہے کہ اگر بچہ سمدا کو سمجھنے کا شعور رکھتا ہو تو اُسے سمدا ہوپس دے دیجائیں تاکہ اس کے اپنے جسم میں سمدا کی لہریں

دوڑنے لگیں۔



سمدا کے گرینڈ ماسٹر ڈاکٹر راشد ایوب فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں ڈاکٹروں کو ڈیل سائنسز اور سمدا پر لیکچر دیتے ہوئے



صمد مسافر کائنات پر لیکچر دے رہا ہے



صمد مسافر انسٹیٹیوٹ آف ژیل سائنسز میں سمرا کی کلاس دیتے ہوئے



صمد مسافر شاگردوں کو سمرا ٹرانسفر کرتے ہوئے

چوتھا باب

سمرا سے کن کن بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے ؟

سمرا سے کن کن بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے

تیز رفتار مشینی دنیا نے ہر انسان کے سکون کو متاثر کیا ہے۔ تقریباً بہت ہی امیر اور جدید سہولیات سے آراستہ لوگ بظاہر پر سکون نظر آتے ہیں لیکن انکی ٹینشن اور بیماریوں سے دنیا کی مشہور معالجین باخبر ہیں۔ جب ماہرین مشینی اور الیکٹرانک دنیا کے مضر اثرات بتاتے ہیں تو لوگ خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ ہم لوگ تو سہولیات کے بجائے عذاب تخلیق کرنے میں مصروف ہیں۔ آجکل ہر ماحول میں لوگ خوف کا شکار ہیں۔ مشینی سہولیات جدید مرغن اور مصنوعی غذائیں کھانے کی وجہ سے انسان کا وزن بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ جسم کو نہ ہونے کے برابر حرکت ملتی ہے۔ بلڈ پریشر کولیسٹرول اور شوگر جیسی بیماریوں کے بڑھنے کی وجہ سے بھی لوگ خوف میں مبتلا ہیں۔ دوسری طرف سہولیات کی وجہ سے دل کی بیماریاں شوگر، بلڈ پریشر، کینسر نیند کی کمی اور ڈپریشن جیسی بیماریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جوڑوں کمر اور سر درد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ مندرجہ بالا بیماریاں 5% فیصد غریبوں میں ہوتی ہیں۔ 60% فیصد ماڈرن امیر اور جدید سہولیات سے بے نیاز لوگوں میں ہوتی ہیں۔ غریبوں میں اس لئے کم ہوتی ہیں کہ اُن کو آزاد ہوا اور کھلے آسمان میں کام کرنے کا موقع ملتا ہے جسمانی کام کرنے کی وجہ سے گہری نیند آتی ہے کھانا خوب ہضم ہو جاتے خوب بھوک لگنے اور وقت بے وقت نہ کھانے کی وجہ سے پھیپھڑوں میں آکسیجن کو اضافی جگہ ملتی ہے جو اعصاب کو تازہ دم رکھتی ہے۔ غریب مصنوعی غذا (فاسٹ فوڈ اور مشروبات) کو پسند تو کرتے ہیں لیکن

مفلسی کی وجہ سے خرید نہیں سکتا اس لئے مصنوعی غذاؤں کے مُضر اثرات سے بچ جاتا ہے لیکن دنیا کے بڑے شہروں میں تو آجکل غریب کو بھی مصنوعی غذاؤں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا نہ تو آزاد ہوا اور نہ ہی کھلا آسمان ملتا ہے۔ دن کو دفتر یا فیکٹری میں چھت کے نیچے کام کرتے ہیں رات کو گھر پر چھت کے نیچے ہوتے ہیں مشینی آلات کمپیوٹر وغیرہ پر کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے پیدل چلنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

پیدل چلنے کی جگہ سائیکل نے لے لی سائیکل کی جگہ بس ٹیکسی یا پرائیوٹ کار نے لے لی کار کی جگہ ہوائی جہاز نے لے لی سہولیات نے انسانی جسم کو جام کر دیا ہے۔ یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ ان سہولیات کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس طرح کی چیزوں میں ایک دوسرے سے آگے جانے کی کوشش جاری ہے۔ لوگوں کی ان بے جا کوششوں کی وجہ سے ذہنی دباؤ گھر کے ہر فرد کا مہمان ہے۔ اس دباؤ کی وجہ سے سکتہ قلب Heart Attack اور دیگر امراض نے انسانی جسم میں اپنا ڈیرہ لگا دیا ہے۔ زیادہ پڑھنے پڑھانے کمپیوٹر اور ٹیلیوژن دیکھنے کے مُضر اثرات نے آنکھوں کے امراض میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہر گھر میں چند لوگ عینک لگائے ہوئے ہیں۔ گھر میں زمین پر بیٹھنے اور تھوڑے سے سخت بیڈ کے استعمال کی جگہ نرم فوم کے بیڈ صوفہ اور کرسی نے لے لی ہے جس کی وجہ سے جسم کے اعضاء ڈھیلے اور خواب میں رہتے ہیں اور ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا ہونے کے بجائے ٹیڑھا رکھنا پڑتا ہے۔ یہ چیزیں عارضی سکون دیتی ہیں لیکن اعضاء بدن کے اندر ٹینشن اور ڈھیلا پن پیدا کرتی ہیں نیند کو حد سے بڑھا دیتی ہیں اور زیادہ نیند یا لیٹا رہنے کی وجہ سے بھی کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں جن میں دماغ کا ڈل ہونا کینسر کے امکانات وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو اس طرح آرام دہ جگہوں پر بھی نیند نہیں آتی اور وہ نیند کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ میں ژیزا میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں بلکہ وہاں کے سب لوگ ان لوگوں کو جانتے ہیں کہ جب وہ سوتے ہیں تو زمین پر چھوٹے چھوٹے پتھر بچھا کر اُن کے اوپر لیٹ جاتے ہیں اور پر سکون نیند کی آغوش میں

چلے جاتے ہیں۔ اور جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو بہت ہی تر وتازہ اور ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں میں نے کوئی خاص بیماری بھی نہیں دیکھی۔

جب میں نے پہلی بار لاہور گلبرگ میں ادارہ بنایا تو ایک پڑھا لکھا امیر شخص میرے پاس آیا جو کہ نیند کی کمی کا شکار تھا انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے کئی کئی رات نیند نہیں آتی پھر مجبور ہو کر نیند کی گولی Diazipam 10 mg کی دو گولیاں کھاتا ہوں تو پھر نیند آتی ہے چند سال پہلے تو خواب آور گولیوں کی کم ڈوز لینے سے نیند آجاتی تھی لیکن یہ ڈوز بڑھتی گئی اور اب بہت ہی زیادہ ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے مجھے خواب آور گولیوں کے مضر اثرات بتائے ہیں وہ بہت خطرناک ہیں اور میں اب ان مضر اثرات کو محسوس بھی کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے خدا نے تمام خوشیاں اور ہر طرح کی سہولیات دی ہیں لیکن ان بیماریوں سے جان نہیں چھوٹتی خواب آور گولیوں کی وجہ سے وزن بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ رات 10:30 بجے کا وقت تھا اور ادارہ بند کرنے کا ٹائم بھی ہو گیا تھا میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ کے پاس ٹائم ہے تو مین مارکیٹ گول چکر تک پیدل چلتے ہیں ایک تو واک ہو جائے گی دوسرا میرا وہاں چند منٹ کا کام بھی ہے۔ تو وہ کہنے لگے ڈاکٹر صاحب پیدل جانے کی کیا ضرورت ہے اللہ کا شکر ہے میرے پاس گاڑی ہے اس میں AC بھی ہے ہم کار میں آرام سے بیٹھ کر چلتے ہیں۔ میں نے کہا کہ راستے میں آپ کو پیدل چلنے کے فائدے بھی بتاؤں گا اور بیماری کے لئے کوئی علاج بھی تجویز کرونگا۔ ہم مین مارکیٹ پہنچے تو 11 بج چکے تھے۔ وہاں سڑک کے کنارے دوکانوں کے سامنے فٹ پاتھ پر کچھ غریب لوگ سو رہے تھے ایک عورت بہت گہری نیند میں تھی قریب ہی اُس کے آٹھ بچے سو رہے تھے اور اُن کے خراٹوں کی آواز آرہی تھی سڑک پر گاڑیوں اور لوگوں کا شور بھی تھا۔ لیکن اُن لوگوں کی نیند میں شور شرابے اور سخت فرش سے بھی کوئی خلل نہ پڑ رہا تھا وہ پر سکون نیند میں تھے۔ وہ آدمی بولا چلیں ڈاکٹر صاحب میں بہت تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں۔ ہم واپس آئے اور میں نے اسے کہا کہ آپ کل

شام دوبارہ تشریف لائیں۔ اگلے دن وہ آدمی آیا اور بولا کہ رات مجھے بغیر دوا لئے نیند آئی اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہی میرا علاج کر سکتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ روزانہ گھر کے اندر یا باہر کوئی تھکانے والا جسمانی کام کریں اور شام کے وقت ڑیل یوگ کریں۔ تو انہوں نے پھر وہی بات کی کہ خدا کا شکر ہے کام کرنے کی تو مجھے ضرورت ہی نہیں ہے بہت سے نوکر ہیں لیکن یوگ ضرور کرونگا۔ میں نے اُسے گزشتہ رات فٹ پاتھ پر سونے والے غریب لوگوں کی مثال دی کہ کیوں یہ لوگ فٹ پاتھ پر اتنی گہری نیند سوتے ہیں؟ اور آپ کو گزشتہ رات کیوں بغیر دوا لئے نیند آئی؟ اس تمام بحث کا مقصد یہ ہے کہ جس چیز کو ہم سہولت سمجھتے ہیں وہ چیز ہماری قاتل بھی ہو سکتی ہے۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کا خوبصورت چہرہ میک اپ کی وجہ سے بہت خراب ہو چکا تھا۔ جلد کا رنگ تو بالکل ہی نہیں تھا چہرے پر صرف کالے کالے داغ تھے اس کا علاج کیا تو بعد میں وہ میری سلیمنگ یوگ کی اسٹوڈنٹ بن گئی یہ بہت ہی امیر عورت تھی اس کا شوہر 3 سال پہلے زیادہ وزن اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا اس کی ایک بیٹی تھی جو دنیا کی کسی بڑی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ ایک دن انہوں نے مجھے اپنے گھر پر مدعو کیا اور کہا کہ آپ کی مفلسی کی یہ حالت دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے اس ملک میں آپ جیسے پڑھے لکھے اور دانا اشخاص سڑکوں پر نوکریاں تلاش کرتے پھرتے ہیں کسی کسی پر خدا مہربان ہو جاتا ہے اور انہیں نوکری مل جاتی ہے یا پھر کوئی ہمدرد انسان ان کا سہارا بن جاتا ہے اور اُن کی زندگی میں خوشیاں اور سکون کی دولت لاتا ہے۔ ری بہت سی تعریف کرنے کے بعد انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی بات کی کہ جس سے میری بیٹی کی شادی ہو گی یہ ساری دولت جائیداد اور ہر طرح کی سہولیات اس کو مل جائیں گی۔ میں ... ا کہ سب کچھ مال دولت اور رشتے نہیں دے سکتے اور میں ابھی شادی نہیں کروں گا تو وہ عورت حیران رہ گئی وہ مجھے پاگل سمجھ رہی تھی کہا کہ آپ کو زندگی میں سکھ نہیں چاہیے۔ وہ صرف دولت اور شادی کو سکھ سمجھ رہی تھی لیکن

جب میں نے انکی بیماریوں اور باقی مسائل کا حساب لگایا تو خوشیاں بہت کم تھیں۔ میں نے کہا اگر صرف سکھ کی وجہ مال و دولت شادی اور جدید سہولیات ہیں تو آپ کو خود چند درجن مسائل درپیش ہیں جن کا آپکی سہولیات اور مال و دولت ... کوئی حل نہیں بلکہ انہی سہولیات اور مال و دولت نے آپ کے مسائل کو بڑھا دیا ہے۔ تو وہ کہنے لگی کہ آپ کا مطلب ہے کہ انسان جنگلوں میں چلا جائے میں نے کہا اب تو سہولیات کی وجہ سے انسان اتنا نازک ہو چکا ہے کہ وہ جنگل کھلے آسمان اور جھونپڑی اور کھلی ہوا کا نہیں رہا اب ان چیزوں کے استعمال سے انسان کو سینکڑوں بیماریاں لگ جائیں گی میرا یہ نظریہ نہیں کہ انسان کو جنگلوں میں زندگی گزارنی چاہیے اس بحث کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ صرف اور صرف امراض کو جنم دے رہا ہے جس کا حل غیر قدرتی علوم میں نہیں اور عام سائنس تو ہمارے مسائل کا حل نہیں بلکہ انہیں بڑھا رہی ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اب مادی سائنس کے بغیر زندگی بالکل ممکن نہیں ہے۔ انسان کو اپنے اردگرد ان غیر قدرتی سہولیات کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ مصنوعی سائنس کی سہولیات، ہمارے اخلاقی پہلوؤں میں بھی ناکام رہی ہے۔

ایک عظیم شخصیت میرے پاس آئی۔ پہلے تو اپنے مسائل کا ذکر مجھ سے نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اگر ڑیل سائنسز میں میرے مسائل کا حل نظر آ جائے تو پھر میں اپنے مسائل کے بارے میں بات کروں۔ چند ملاقاتوں کے بعد اُن کو سو فیصد یقین آ گیا کہ ان کے مسائل کا حل ڑیل سائنسز میں ہی ہے تو انہوں نے اپنے مسائل کا ذکر کیا۔ اُن کے مسائل سن کر میں خود بھی حیران رہ گیا کچھ مسائل کا ذکر کرنا یہاں مناسب نہیں لیکن چند مسائل جو کہ بہت سے لوگوں کو ہوتے ہیں ذکر کروں گا۔ وہ بولا ہم چند بھائی ہیں جو کہ کاروبار کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ دوسرا یہ کہ شادی کے ایک سال بعد میرے اور میری بیوی کے درمیان جھگڑا چلتا رہتا تھا پھر طلاق ہو گئی۔ ہمارے بچے کافی چھوٹے تھے اس لئے چند سال پہلے ہم نے دوبارہ شادی

کرلی۔ کیونکہ ہمارے غلط کردار کی وجہ سے بچوں میں نفسیاتی مسائل ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لیکن اب پھر وہی جھگڑے شروع ہو چکے ہیں جو طلاق سے پہلے تھے۔ تمام گھر کے افراد کو مختلف بیماریاں لاحق ہیں یہاں تک کہ روزانہ ڈاکٹر کو بلوانا پڑتا ہے۔ میں نے چند دفعہ قسم کھائی کہ غصہ نہیں کروں گا لیکن میرا غصہ اتنا غضب ناک ہوتا ہے کہ میرے کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس ہر طرح کے وسائل ہیں مال و دولت عزت شہرت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ میری بیوی بھی ایک تعلیمی ادارہ میں پڑھاتی ہے۔ وہ اپنے دفتر میں بڑے اچھے اخلاق سے پیش آتی ہے اور وہاں کبھی بھی کسی بھی شخص پر غصہ نہیں کیا لیکن گھر پہنچتے ہی ایک خوفناک ماحول بنالیتی ہے۔ میں نے اُس سے سوال کیا کہ آپ کی بیوی تو صرف گھر میں غصہ کرتی ہے تو کیا آپ گھر اور دفتر دونوں میں غصہ کرتے ہو؟ تو وہ سوچ میں پڑ گیا اور بتایا کہ نہیں میں دفتر میں اس لئے غصہ نہیں کرتا کہ بزنس خراب ہوتا ہے اور بزنس کے لئے مسکراہٹ بہت ضروری ہے۔ لیکن وہ مسکراہٹ دل سے نہیں ہوتی صرف ایک دیکھاوا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس طرح ہماری مسکراہٹ مصنوعی ہوتی ہے اسی طرح ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں سے مصنوعی اور عارضی پن ظاہر ہوتا ہے۔ بظاہر ہر آدمی بہت ہی سنجیدہ اور بے لچک نظر آتا ہے لیکن یہ سنجیدگی باطنی نہیں مصنوعی ہے تاکہ لوگ دیکھیں کہ وہ بہت ہی پڑھا لکھا اور سلجھا ہوا سمجھدار آدمی ہے۔ جیسے بڑھاپے میں انسان کی حرکات کم ہو جاتی ہیں اسی طرح آج کے جوان بھی بوڑھوں کی طرح ہو گئے ہیں۔ حرکات بھی مصنوعی گفتگو اخلاق اور مسکراہٹ بھی مصنوعی زندگی کے لوازمات بھی مصنوعی رہن سہن اور غذا بھی مصنوعی طریقہ علاج بھی مصنوعی۔ دھوئیں کی وجہ سے کسی بھی ماحول میں صاف ہوا نہیں ملتی جب یہ سب کچھ غیر نارمل ہو گیا ہے تو کیا ہر آدمی کی صحت نارمل ہو گی۔ کیا مادی (مصنوعی) سائنس نے ہمارے اخلاق کو ٹھیک کیا ہے؟ ایسی ترقی کا کیا فائدہ جس نے

مندرجہ بالا تمام ناقص حالات انسانی زندگی پر لائے ہیں۔ سمرا ایک ایسی طاقتور انرجی ہے جس سے انسان کی بداخلاق (ناقص انرجی) کو بھی ٹھیک کیا جا سکتا ہے یہ قدرتی (سمرا) طریقہ علاج ہے جس میں تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ یہ انسان کے اندر اور باہر کی ناقص اور غیر نارمل قوتوں کو نارمل کر دیتا ہے اور اُس انرجی کو اُبھارتا ہے جو کہ تمام بیماریوں کا مقابلہ کر سکے۔ بیماری چاہے جسم کے اندر ہو یا باہر۔ باہر سے مراد ماحول کے ناقص حالات ہیں۔ سمرا ایک ذود اثر طریقہ علاج ہے۔ ناقص حالات اور منفی صورت حال پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ سمرا کے استعمال سے عامل اور معمول دونوں کے لئے بہت فائدے ہیں جس میں دونوں سکون اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ سمرا معالج (Samda Healer) روزانہ لاکھوں مریضوں کے علاج سے تھکتا نہیں بلکہ سکون محسوس کرتا ہے کیونکہ سمرا طریقہ علاج خود ہی ایک مراقبہ (Meditation) بھی ہے۔ اس کے استعمال سے ذیل صلاحیتیں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ یہ دیگر تمام طریقہ علاج کے مضر اثرات کو بھی ختم کرتا ہے۔ سمرا سے باآسانی جن ناقص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے ان میں سے کچھ کا ذکر درج ذیل ہے۔

سمرا سے باآسانی کچھ بیماریوں کا علاج

بلڈ پریشر، کولیسٹرول، کینسر، موٹاپا، ڈپریشن، ٹینشن، گردہ مثانہ اور پتے کی پتھری، خوف، وہم، ڈر، گھبراہٹ، اعتماد کی کمی، بے خوابی، نیند کی کثرت، تھکن، سستی، حافظہ کے امراض، تمام اقسام کے درد، دل کے امراض، دل کی بے نظمی، دل کے والوں کے مسائل، دل کی کمزوری، آنکھوں کے امراض، نظر کی کمزوری، اندھا پن، آشوب چشم، سفید موتیا، کالا موتیا، کوکری (آنکھ کے اردگرد دانے) گونگہ یا بہرا پن، ہڈیوں کے مسائل، ہڈیوں کا ٹوٹنا، ہڈیوں کا کمزور ہونا، ریڑھ کی ہڈی کے مسائل، تمام جنسی امراض، جنسی کمزوری، بانجھ پن، جنسی بری عادات، ہم جنس پرستی، جنسی

جنون، مخالف جنس کے جسم کو دانتوں یا ہاتھوں سے کاٹنا، مخالف جنس کی جنسی خواہشات کا خیال نہ رکھنا، حیوانات سے جنسی تعلقات، ذہنی پس ماندگی، دورہ، ہسٹریا، یوٹرس میں ٹیومر اور باقی خرابیاں، جلد اور دماغی ٹیومر، فالج، اعضاء کی بے حسی، تمام جلدی امراض، خون کی کمی، ہارمونز کا عدم توازن اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی مشنری میں خرابی اور بھاری وزن اٹھانا وغیرہ۔



صمد مسافر مریضوں کی گروپ ہیلنگ کرتے ہوئے



سمرا ہیلر ندیم ہمزہ بتول اور خیر اندیش مریضوں کے گروپ ہیلنگ کرتے ہوئے



صمد مسافر کے شاگرد P.I.A کے ڈائریکٹر سمرا گرینڈ ماسٹر افضال عماد ودین اپنے سمرا کے اسٹوڈنٹس کے ہمراہ

پانچواں باب

علاج میں سمدا درجات کے کردار

علاج میں سمدا درجات کے کردار

علاج میں ہر سمدا درجے کا اپنی اپنی جگہ اعلیٰ مقام ہے اور ہر بیماری کے جلدی خاتمہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور ہر درجہ کے ھوپس اور استعمال معالج (Healer) کی سمدا قوتوں میں اضافہ کر دیتا ہے۔ سمدا معالج کے اپنے لئے اس کا زیادہ استعمال بے حد فائدہ مند ہے۔ اس کے استعمال سے نئی زندگی اور نئی خوشیوں کا آغاز ہوتا ہے زندگی کے بیشمار مسائل خود بہ خود حل ہو جاتے ہیں۔

Samda 1:

سمدا کا پہلا درجہ ایک وقت میں ایک یا دو مریضوں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے یہ زیادہ تر جسمانی بیماریوں میں کارآمد ہے لیکن اس سے کچھ نفسیاتی اور روحانی بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ اس درجے کے مددگار درجے دوسرا اور تیسرا ہیں۔ ان تینوں کے بیک وقت استعمال سے مریض کو فوراً آرام آجاتا ہے اور یہ تینوں مل کر ہر قسم کی بیماریوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ پہلے درجے سے کینسر جیسی بیماریوں کے علاج کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس طرح لاعلاج بیماریوں کے لئے دوسرے اور تیسرے درجے کی مدد لینی پڑتی ہے یہ تینوں مل کر کینسر جیسی بیماریوں کو سو فیصد ٹھیک کر سکتے ہیں۔

Samda 2:

اگرچہ دوسرے سمدا سے تمام نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا

ہے لیکن اس کا خاص اثر نفسیاتی بیماریوں پر ہے ڈپریشن ، خوف ، بے جا خوف، گھبراہٹ، تعلیمی مسائل ، حافظہ اور یاداشت کی کمزوری ، گونگے بہرے پن، کان کے امراض ، عصبی ذہنی اور روحانی امراض میں اسکا خاص مقام ہے یہ روح اور مثالی جسم (Aura) کو تازگی دیتا ہے۔ بچوں کے علاج میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ بچوں کے علاج میں تیسرے سمدا سے بھی مدد لے سکتا ہے۔ انسان کے مثالی جسم پر بیرونی بُرے اثرات کو ختم کرتا ہے اور جسم کا دفاع کرتا ہے۔ Samda 2 حیوانات کے لئے بہت مفید اور ذود اثر طریقہ علاج ہے۔ اس کو نباتات کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن نباتات کے لئے تیسرا سمدا بہتر ہے تاہم دونوں کو بیک وقت استعمال کرنا نباتات اور حیوانات کے علاج میں موثر کردار ادا کرتا ہے۔

:Samda 3

تیسرے درجہ کا سمدا تمام طریقہ ہائے علاج سے ہم آہنگی پیدا کرتا ہے علاج میں ہر درجہ کی مدد کرتا ہے۔ ادویات کے مضر اثرات کو ختم کرسکتا ہے اور علاج میں ہر درجے کے سمدا کی مدد کرتا ہے۔ اس کو ہر قسم کی بیماریوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نباتات اور حیوانات کے لئے بھی بہت مفید ذود اثر اور آسان طریقہ علاج ہے۔ یہ صرف بیماری کو ہی نہیں بلکہ جسم کے تمام فاسد مواد کو باہر نکال دیتا ہے۔ جسم کو ہر قسم کی بیماریوں سے صاف کرتا ہے۔ مکانات کو توانا (Energize) کرنا۔ مکانات سے منفی (Negativity) چیزیں ختم کرنا۔ مثلاً شریر، جن اور روح منفی لوگوں سے منفی انرجی نکلتی ہے جو کہ گھر کے ماحول کو ایسے کر دیتی ہے جیسے کسی نے گھر یا گھر کے افراد پر جادو کیا ہو۔ اس طرح کے حالات کو چاہے جادو ہی کیوں نہ ہو Samda 3 سے سو فیصد ٹھیک کیا جا سکتا ہے اور ماحول بہت ہی خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ درج ذیل ایک مثال پیش خدمت ہے۔ ایک عورت میرے پاس آئی کہنے لگی مجھے آپکی ایک سٹوڈنٹ نے بتایا کہ آپ جن بھوت کو بھی بھگا سکتے ہیں اور انہیں قابو بھی کر سکتے ہیں۔ میں ہنس پڑا اور کہا تو

کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے۔ وہ بولی مجھے نہیں پتہ بس مجھے ایک کام چاہیے۔ بات یہ ہے کہ کئی سال سے ہمارے گھر میں جن گھس آئے ہیں۔ ان سے تنگ آ کر ہم نے اپنا مکان چھوڑ دیا ہے اور کرایہ کے مکان میں رہ رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ چند سال پہلے گھر کی بند کھڑکیاں اور دروازے خود بہ خود کھل جاتے تھے۔ چھت سے بھی آوازیں آنے لگتی تھیں آخر یہ مسئلہ بڑھتا گیا اور ایک وقت آیا کہ ایسی چیزوں کی بدولت گھر کے تمام افراد کی پٹائی ہونے لگی ۔ گھر کا ماحول جہنم بن گیا اور ہم نے وہ مکان چھوڑ دیا۔ پھر مکان کو کرایہ پر دیا لیکن کرایہ دار 15 دن بعد ہی مکان چھوڑ کر چلے گئے پھر دوبارہ ایک دوسری فیملی کو مکان کرایہ پر دیا تو اس بار کرایہ دار صرف دو دن بعد ہی مکان خالی کر کے چلے گئے۔ بہت سے عاملوں اور بزرگوں نے اپنا زور آزمایا لیکن مکان کو جنات سے خالی نہ کروا سکے۔ وہ عورت رو پڑی بولی نہ تو پیسہ رہا اور نہ ہی سکون سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ اس معصوم عورت کا رونا اور مجبوریاں مجھ سے برداشت نہ ہوئیں میں اپنے بہت ہی ضروری کام چھوڑ کر ان کے ساتھ مکان کی طرف چل پڑا میں راستہ میں سوچ رہا تھا کہ کون سی مخلوق ہو گی کہیں ان لوگوں کو کوئی نفسیاتی مسئلہ تو نہیں پھر سوچا کہ نفسیاتی مسئلہ تو ایک یا دو لوگوں کو ہو سکتا ہے لیکن کرایہ داروں کو کیا ہوا۔ بند لاک کھولنا کھڑکیوں اور دروازوں کا کھولنا ۔ سامان توڑنا ۔ ضرور کوئی مسئلہ تو ہے۔ راستہ میں وہ عورت بولی کہ بیٹا اگر آپکے پاس اس طرح کی چیزوں کا علاج نہیں ہے تو اس مکان کو نہ چھیڑنا کیونکہ کوئی بھی جب اس مکان کو چھیڑتا ہے تو اس کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ میں نے کہا آپ بے فکر ہو جائیں اگر میں نے آپ کا مکان ایسی چیزوں سے خالی نہیں کیا تو میرا اپنے علم پر سے بھروسہ ختم ہو جائے گا۔ ہم مکان پر پہنچ گئے تو عورت نے کہا میں تو اندر جانے سے ڈرتی ہوں میں اس گیٹ کے باہر ہی رہوں گی میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ میں مکان کے اندر داخل ہوا تو حقیقت میں مجھے بھی مکان کا ماحول ناخوشگوار لگا جب میں نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا تو مجھے بھی خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جب دوسرے

کمرے کا دروازہ کھولا تو مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے کمرے کے اندر کوئی چیز بہت تیزی سے بلکہ بجلی یا ہوا کی سپیڈ سے چل رہی ہو۔ میں نے Samda 3 اور Samda 4 کو کھولا جیسے ہی میں نے توانائیوں کو کھولا ایک دم سکون ہوگیا۔ پھر سب کمروں کوانرجی دی ابھی میں اندر ہی تھا کہ وہ عورت دروازہ کھول کر اندر آئی اور مجھے پکارا بیٹا آپ کہاں ہیں میں نے کہا اماں جان میں یہاں ہوں۔ وہ میرے پاس آئی تو انکی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہ رہے تھے اور کہنے لگی کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے سر سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہواور اور میں مکان کو بھی ایسا ہی پرسکون محسوس کررہی ہوں جیسا کہ ان تمام مسائل سے پہلے تھا۔ اسکے بعد وہ لوگ اپنے مکان میں واپس آگئے اور پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ تو میں حیران تھا کہ اس وسیع اور لامحدود کائنات میں قدرت نے کتنی عجیب وغریب مخلوقات کو سمو دیا ہے۔

:Samda 4

چوتھے سمدا سے دور فاصلے سے علاج کیا جاتا ہے۔ سمدا ایک ایسا ذود اثر اور حیرت انگیز طریقہ علاج ہے کہ ہوپس لینے کے بعد چند مہینوں کے اندر اندر روزانہ مریض ہزاروں کی تعداد میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ چوتھے سمدا سے مجموعی علاج(Group Healing) کیا جا سکتا ہے جو کہ بہت ہی مفید ہے۔ جب سمدا معالج کے مریضوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں تک بڑھ جائے تو چوتھے سمدا سے کام لیا جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو ایک جگہ ژیل کی شکل میں بٹھا کر ہر طرح کی بیماریوں کا علاج منٹوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سمدا کے لئے فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا مریض چاہے دور ہو یا نزدیک اس کا اثر ایک ہی ہے۔ سمدا کے ضرورت مند دنیا میں جہاں بھی ہوں کسی سمدا معالج سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے اپنی بیماریوں کے بارے میں بتا کر سمدا معالج سے اپنا علاج کروا سکتے ہیں۔ اس میں سمدا ہیلر معمول کو کوئی ٹائم بتا دیتا ہے کہ اس ٹائم پر آپ بیٹھ جاؤ یا لیٹ جاؤ میں آپکو سمدا بھجوا دونگا اس میں ٹائم سیٹ کرنا اچھا ہوتا

ہے کیونکہ کبھی کبھی معمول پر اتنے سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ نیند یا ذیلی دنیا کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے معمول مقررہ وقت پر سمدا ہیلر کی ہدایات پر عمل کریں۔

:Samda 5

ایسی بیماریاں جو پہلے چار درجوں سے ٹھیک نہ ہوں اُن کے لئے سمدا پانچ ہے Samda 5 سے کوئی بیماری رہائی حاصل نہیں کرسکتی لیکن بیماری کے ٹھیک ہونے میں سمدا پانچ کا کام بہت آہستہ ہے لیکن بیماری ضرور ٹھیک ہو جاتی ہے۔ صرف سمدا ہیلر اور مریض کا حوصلہ درکار ہوتے ہیں۔ کیونکہ روزانہ دو بار مریض کو زیادہ ٹائم دینا پڑتا ہے۔ ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ اور کمر کے مہروں کی تکالیف کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ اس سے ژیل قوتوں کو منظم بھی کیا جا سکتا ہے اور(Active) بھی کیا جا سکتا ہے۔

:Samda 6

یہ سمدا چار کی مدد بھی کرتا ہے اور خود یہ فاصلہ سے ہیلنگ کے لئے ایک زبردست طریقہ علاج ہے اور چوتھے سمدا سے کئی گنا طاقتور ہے۔ اس کے سمدا ہیلر کے لئے بھی بہت سے فائدے ہیں اس کے ذریعہ سمدا ہیلر فاصلہ ہیلنگ قوتوں میں اضافہ بھی کرسکتا ہے اور روح کو پرواز بھی دے سکتا ہے۔ جس سے ایک سیکنڈ میں مریض کے پاس پہنچ سکتا ہے اس کے لئے ریاضتی مشقیں گیارھویں اور گیارھویں سے اوپر کے درجات میں ہیں۔ اس درجہ میں ہیلر اپنے سمدا کو ایک الارم کی طرح تیار کرتا ہے اور جب کسی شخص کو ضرورت ہو تو فوراً سمدا اس کی طرف چلا جاتا ہے۔ میں اور بخت خیر اندیش جب فاصلہ سے علاج کرتے ہیں تو زیادہ تر چھٹے سمدا کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ ہم سے زیادہ تر ایسے لوگ ٹیلیفون پر رابطہ کرتے ہیں جن کی شکل بھی ہم نے نہیں دیکھی ہوتی۔ انکو کوئی خاص طریقہ بتاتے ہیں جس کے ذریعہ اُس مریض سے ہمارا رابطہ قائم ہو جاتا ہے پھر ہم دور سے اُن کا علاج کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تو بہت سے لوگ اکٹھے

ہو کر ایک ٹائم پر ایک جگہ مل کر بیٹھ جاتے ہیں اور ہم اُن کی گروپ ہیلنگ کرتے ہیں۔
اسی درجہ سے شاگردوں کے ساتھ رابطہ بھی ممکن ہے۔

Samda 7:

اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں آگ کی تپش کو کم کرنا آگ پر چلنا اور برف کی ٹھنڈک کو کم کرنا ہے اس سے اندر کی منفی توانائیوں اور ناپسندیدہ عادات کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں آپریشن کیا جا سکتا ہے۔ ایسی بیماریاں جن کو میڈیکل آپریشن کی ضرورت ہو ساتویں سما سے بغیر خونریزی اور زخم پیدا کیے علاج کیا جا سکتا ہے۔ Samda 7 سے دور فاصلوں سے بھی آپریشن کیا جا سکتا ہے۔ آپریشن سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا سما کے تمام درجات کار آمد ہیں لیکن Samda 7 کام کو آسان کر دیتا ہے۔ اس لئے کسی بھی شخص کو دوسرے طریقہ علاج اپنانے سے پہلے کسی بھی سما ہیلر سے رابطہ کرنا چاہیے۔

Samda 8:

آٹھواں سما جلدی اور جنسی امراض کے لئے مخصوص ہے۔ یہ حسن بڑھا دیتا ہے جلد کو لطیف اور صاف بنا دیتا ہے۔ اس انرجی کے زریعے مساج بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس میں سما ہیلر مریض کو اپنے سے دور بٹھا کر یا لٹا کر یا کھڑا کر کے Samda 8 کھول کر ایک خاص طریقے سے انرجی منتقل کرتا ہے اور معمول کے جسم پر ضرورت کے مطابق چند پاونڈ وزن پڑ جاتا ہے پھر سما ہیلر معمول کے جسم کو حرکت میں لا کر جسم کے تمام اعضاء کا مساج کر دیتا ہے۔ یہ شوہر اور بیوی کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں۔ اس سے شوہر اور بیوی اپنی روحانی (ژیل) قوتوں کو بڑھا سکتے ہیں اور اپنی جنسی زندگی کو جہاں تک چاہے خوشگوار اور پر لطف بنا سکتے ہیں۔ ایک ریسرچ کے مطابق دنیا میں 65% فیصد طلاقیں جنسی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں جنسی قوتوں کے استعمال کی طرز نہ آنا، جنسی امراض اور جنسی کمزوری بھی بڑی وجوہات ہیں۔ لیکن میرے

خیال میں اس سے بھی زیادہ طلاقیں جنسی قوتوں کے غلط استعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ پیٹ کی بھوک اور پیاس کے بعد دوسرے نمبر پر انسان کی جنسی بھوک اور پیاس ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ انرجی قدرت کی سب سے بڑی نعمت ہے اگر یہ نہیں ہوتی تو انسان بھی نہیں ہوتا۔ آٹھواں سما انسان کے جنسی نظام کو درست کرنے کا ضامن ہے۔ اس سے جنسی اعضا کو بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے اور کمی بیشی کو بھی پورا کیا جا سکتا ہے۔

Samda 9:

اس کی مدد سے کسی ایسی مشین کو بنایا جا سکتا ہے جس کے زریعہ مختلف بیماریوں کا علاج کیا جا سکے۔ اس کو سما اگرینڈ گرینڈ ماسٹر ہوپس دیتا ہے جس میں صرف کائناتی سما کو استعمال کرتا ہے۔ دنیا مشینی ہو گئی ہے اور مشینی آلات کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں اور مانتے بھی ہیں ورنہ جب سما کے اوپر ذکر کردہ آٹھ درجات ہوں تو مشین کی ضرورت ہی نہیں لیکن پھر بھی اس مشینی دور میں ایسے مشینی آلات بہت زیادہ کار آمد ہوں گے۔ دوسرا گرینڈ گرینڈ ماسٹر ہی ہوپس ژیل کو کسی خاص طریقے سے بنا کر ہر طرح کی بیماری کے علاج کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ ان مشینی آلات اور ہوپس ژیل کی گرینڈ گرینڈ ماسٹر سے تعلیم لے کر عام لوگ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔



صمد مسافر اپنے شاگردوں کی کنڈالینی کے ایکٹیویشن کرتے ہوئے



جنت خیراندیش سمداسے علاج کرتے ہوئے



جنت خیراندیش اور مس نصرہ سمداسے علاج کرتے ہوئے

چھٹا باب

سمدااور انسانی ہمدردی

سمااور انسانی ہمدردی

تمام انسان ایک جان ہیں اور ایک دوسرے کے سہارے جی رہے ہیں اگر انسانوں کے درمیان ہمدردی ختم ہو جائے تو یہ حیوانات سے بھی بدترین شکل ہوگی۔ کرہ زمین پر سیاسی تعلیمات بالکل غیر قدرتی ہیں یہ سیاسی تعلیمات صرف انسان کی مارکٹائی اور اپنے دفاع کے لئے ہوتی ہیں کیونکہ سیاسی نظام کے بغیر انسان زندگی نہیں گزار سکتا اور دوسرے لوگ اُسے خاک پا کر لیتے ہیں یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان قدرت کے قانون سے باغی نہیں ہوتا تو آپ نے دیکھا ہوگا ایک نسل کے حیوانات ایک دوسرے پر حملہ نہیں کرتے لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ زمین پر روزانہ کتنے لوگ ایک دوسرے کے ہاتھوں اذیت سے قتل ہو جاتے ہیں۔ انسان صرف اور صرف ہمدردی ہے جب ہمدردی ختم ہو جائے تو انسانیت بھی ختم ہو جاتی ہے دنیا میں ہمدردوں (انسان دوست لوگوں) کا ایک اعلیٰ اور مقدس مقام ہے ایسے لوگوں کے ساتھ قدرت کی قوتیں مدد کرنے کے لئے ہوتی ہیں ہمدرد لوگ نفسیاتی طور پر بہت پرسکون ہوتے ہیں۔ یہ وسیع کائنات بھی ایک دوسرے کے سہارے چل رہی ہے جب قدرت میں پائی جانے والی تمام چیزیں ایک ودسرے کی ہمدرد ہیں تو ہمارا بھی قدرت کے قانون میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہمدردی سمااہیلر کی پہچان ہے۔

سمرا ہیلر کی ہمدردی لوگوں پر کیا اثر چھوڑتی ہے؟

جنت خیر اندیش نے جھنگ شہر میں بڑے خلوص اور ہمدردی سے سمرا سے مفت علاج شروع کیا پندرہ دن میں اُن کے پاس روزانہ ایک ہزار سے زیادہ مریض آنا شروع ہو گئے مریضوں کی ایسی بیماریاں ٹھیک ہو گئیں جو وہاں کے ڈاکٹروں کے لئے حیران کن تھیں۔ مریضوں کا ہجوم اور زیادہ بڑھنا شروع ہو گیا لنگڑے بہرے گونگے اور اندھے ٹھیک ہو گئے پاکستان کے دوسرے شہروں سے بھی مریض آنا شروع ہو گئے۔ سمرا کی اس کارکردگی نے میڈیکل کے ماہرین کو بہت متاثر کیا چند ڈاکٹروں نے جنت خیر اندیش اور بعد میں مجھ پر تحقیقات شروع کیں اور آخر کار یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آپ دونوں زمینی لوگوں میں سے نہیں ہیں بلکہ کسی دوسری دنیا کے لوگ ہیں کچھ تو یہ بھی کہتے تھے کہ خلائی مخلوق نے زمین پر فتح حاصل کر لی ہے یا یہ دو فرشتی ہاروت اور ماروت ہیں جنت خیر اندیش نے مجھے پیغام بھیجا کہ اب میں یہاں بہت بے چین ہو گیا ہوں مجھے یہاں سے نکال کر کہیں اور بھیج دیں یہاں لوگوں کی سرگوشیاں اور مجھے حیران ہو کر دیکھنا اور طرح طرح کی باتیں کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں تو کہیں بھی انسانیت کی خدمت کر سکتا ہوں میں نے جنت خیر اندیش کو وہاں سے بلوا لیا تو کچھ لوگوں نے موبائل پر فون کیا اور رو رہے تھے تو جنت خیر اندیش کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے کہنے لگا کہ یہ لوگ کتنے مشین پرست ہو گئے ہیں ان لوگوں کو ایسے علوم اور طریقہ علاج کا بالکل یقین نہیں اس لئے ہمیں کسی دوسری دنیا کی مخلوق سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے بہت زیادہ اصرار پر ہم جب دوسری دفعہ جھنگ گئے تو ایک ڈاکٹر کی ماں اور بیٹی کے علاج کے لئے ہم انکے کلینک پر گئے تو ڈاکٹر نے اپنے اسسٹنٹ کے کانوں میں چھپ چھپ کر کہا کہ اس مخلوق کا خیال رکھنا اور بہت عزت سے پیش آنا یہ دونوں خلائی مخلوق ہیں پھر ہمارے ساتھ لاہور میں بھی یہی ہوا۔

سمرا ہیلر سے عام لوگوں کی ہمدردی یہ ہے کہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کو سمرا ہیلر

کے پاس بھیج دیں بالخصوص غریب طبقہ جو کہ نہ تو دوائی اور ہسپتالوں کا خرچہ برداشت کر سکتا ہے نہ ہی کم پیسوں میں ڈاکٹر اُن سے مشورہ کرتا ہے نہ ہی ا[illegible]رے، الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی وغیرہ ٹیسٹ کر سکتا ہے۔ کچھ ایسے آپریشن بھی ہیں جن پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور ایسے نُسخے بھی ہیں جن پر ہزاروں روپے لگتے ہیں تو ایک غریب آدمی جس کی تنخواہ 2 یا 3 ہزار روپے ہو وہ یہ خرچہ کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو آپریشن کے لئے اپنا مکان فروخت کر رہے تھے لیکن سمرا سے ٹھیک ہو گئے۔ غریب لوگ دنیا کے ہر ملک میں ہیں لیکن ایشیا اور افریقہ میں کچھ زیادہ ہی ہیں اس پر درج ذیل ایک بیان ہے جو کہ ساجد ایوب نے کسی رسالہ میں پڑھا تھا۔ ایک صاحب شومئی قسمت سے ناسازی طبیعت کا شکار ہو گئے۔ گھر سے تھوڑے فاصلے پر ہسپتال کی خوبصورت عمارت تھی جسے انہوں نے صرف باہر ہی سے دیکھا تھا۔ وہ کھانستے ہوئے ہسپتال کے دروازے سے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں دو دروازے دکھائی دیئے۔ اوپر دیوار پر موٹے الفاظ میں لکھا تھا اگر آپ کی آمدنی پچاس ہزار روپے سے زائد ہے تو داہنے دروازے سے جایئے بصورت دیگر بائیں دروازے میں داخل ہو جایئے۔ ان کی آمدنی چونکہ پچاس ہزار سے کم تھی اس لئے وہ بائیں دروازے میں داخل ہو گئے۔ وہاں یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں بھی دو دروازے موجود تھے اور لکھا تھا کہ آپ کی آمدنی پچیس ہزار سے زائد ہے تو دائیں ورنہ بائیں دروازے میں داخل ہوں انہوں نے اپنا کمبل سمیٹا اور تپ سے لرزتے ہوئے بائیں دروازے میں داخل ہو گئے کیونکہ ان کی آمدنی پچیس ہزار سے کم تھی مگر وہاں بھی دو دروازے دیکھ کر انہوں نے سر ہی پیٹ لیا۔ وہاں درج تھا کہ اگر آپ کی آمدنی دس ہزار روپے سے کم ہے تو بائیں دروازے سے داخل ہوں مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق وہ پھر بائیں دروازے میں داخل ہو گئے کیوں کہ ان کی آمدنی دس ہزار سے کم تھی۔ یہ دیکھ کر تو وہ بال نوچنے لگے کہ وہاں بھی دو دروازے ان کا منہ چڑا رہے تھے اب وہاں لکھا

تھا کہ اگر آپ کی آمدنی پانچ ہزار سے کم ہے تو بائیں دروازے میں داخل ہو جایئے ان صاحب کی آمدنی پانچ ہزار سے بھی کم تھی انہیں بہت غصہ آیا مگر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے اور بائیں دروازے سے دوسری طرف نکل گئے مگر یہ کیا.......؟ وہ تو ہسپتال سے باہر کھڑے تھے۔ بعض لوگ اسے ایک پرانا لطیفہ کہہ سکتے ہیں مگر غور کیجئے تو کئی وجوہ کی بناء پر علاج معالجے کے اخراجات اب متوسط طبقے کی دسترس سے بھی باہر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ طب یا میڈیکل کا دوسرا نام مسیحائی بھی ہے۔ یہ نہایت معزز اور معتبر شعبہ ہے اور اس شعبے سے منسلک افراد کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی لوگ مسیحا کو بہت احترام دیتے ہیں لیکن بعض عناصر ایک جانب تو اس مقدس شعبے کا تقدس پامال کرنے پر تلے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف کچھ لوگوں نے میڈیکل کو بھی پیسہ کمانے کی صنعت بنا لینے کی قسم کھائی ہے اور دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ رہے ہیں۔

پاکستان میں علاج معالجے کے اخراجات میں مسلسل ہوشربا اضافے سے پہلے سب سے بڑا مسئلہ ملک میں ان سہولیات کے فقدان کا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ڈھائی ہزار 2500 افراد کے لئے صرف ایک ڈاکٹر، پینسٹھ ہزار 65000 افراد پر ایک ڈینٹل سرجن، بارہ ہزار 12000 افراد کے لئے اسپتال کا صرف ایک بستر، سولہ ہزار 16000 افراد کے لئے ایک پرائمری ہیلتھ کیئر سینٹر اور 50,000 ہزار افراد کے لئے ایک نرس ہے۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق پورے ملک میں صرف 820 سرکاری ہسپتال، 4250 ڈسپنسریاں اور 4997 صحت کے بنیادی مراکز ہیں بارہ کروڑ آبادی میں 820 ہسپتال ایسے ہی ہیں جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ افسوس تو یہ دیکھ کر ہوتا ہے کہ اتنی کم تعداد ہونے کے باوجود ان ہسپتالوں کا اور ڈسپنسریوں کا نظام تلپٹ ہی نظر آتا ہے۔ ہمارے ہاں ایسے ہسپتال بھی موجود ہیں جو برسوں سے رنگ و روغن اور مرمت کے لئے ترس رہے ہیں جس جگہ کو گندگی کی چھینٹ

سے بھی دور رکھنا چاہئے وہاں بے حسی اور غیر ذمہ داری کی حد ہی ہو گئی ہے۔ بعض سرکاری ہسپتالوں کے بیت الخلاء آدمی کے لئے سوہان روح ثابت ہوتے ہیں۔ دور دور تک پھیلی بدبو اور تعفن سے سر پھٹتا محسوس ہوتا ہے۔ کونوں کھدروں پر پان کی پیک کے نشانات دکھائی دیتے ہیں۔ وہاں بلیاں آزادانہ گھومتی نظر آتی ہیں جن کے بالوں کے ذریعے ماحول میں پھیلنے والے جراثیم بیمار افراد کے لئے ہی نہیں بلکہ صحت مند آدمی کے لئے بھی نقصان دہ ہیں۔ ایک ہسپتال کے جنرل زچہ بچہ وارڈ میں پلنے والی بلیوں کی خوراک ہی وہ آلائشیں ہیں جو آپریشن کے بعد غیر محفوظ طریقوں سے پھینک دی جاتی ہیں۔ چند سرکاری ہسپتالوں کے ایسے افراد بھی ہماری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہیں جنہوں نے ذاتی کوشش اور کچھ لوگوں کے تعاون سے ہسپتال کی مخدوش حالت کو سدھارنے کی کوشش کی مگر فی زمانہ ایسی مثالیں شاذ ہی دکھائی دیتی ہیں۔

بہت سے سرکاری ہسپتالوں کا سب سے تکلیف دہ پہلو وہاں ادویات کی عدم فراہمی ہے جو گورنمنٹ کی جانب سے مریضوں کے لئے مفت مختص کی جاتی ہیں مگر اکثر مریض عدم فراہمی کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔ سرنج سے لے کر معمولی ادویات تک سب کچھ بازار سے منگوایا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ہسپتال میں دوائیں ختم ہو گئی ہیں آپ میڈیکل اسٹور سے خرید لیں لیکن بعض بااثر مریضوں کے لئے ادویات با آسانی ہسپتال سے ہی مل جاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر گورنمنٹ کی دی گئی ادویات جاتی کہاں ہیں؟ کئی باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ ہسپتالوں کی مہر لگی ادویات میڈیکل اسٹورز پر پہنچ کر فروخت ہو جاتی ہیں۔ میڈیکل اسٹور والے مہر لگی ان دواؤں کو آدھی قیمت پر خریدتے ہیں، بعد میں مہر کی سیاہی مٹا کر یا غیر واضح کر کے انہیں پوری قیمت پر فروخت کرتے ہیں یوں بعض ملازمین اور اسٹور مالکان کی ملی بھگت کا خمیازہ بے چارے مریضوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ہسپتال سے مفت علاج ہو رہا ہے مگر اس کی ساری کسر دواؤں کی خریداری پر نکل جاتی ہے۔ ہفتے بھر کی دوائی پر کم سے کم پانچ

سو سے ہزار روپے خرچ آجاتا ہے۔اگر ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ اور الٹرا ساؤنڈ بھی کروانا پڑ گیا تو اس رقم کو ڈبل کرتے جایئے۔

ایک سرکاری ہسپتال کا وہ ڈاکٹر بھی ہمیں یاد ہے جس نے ایک بوڑھی مریضہ کو اپنی جیب سے دوائی منگوا کر دی تھی لیکن یہ چند افراد کی انفرادی ہمدردی کا ذکر ہے ورنہ سرکاری ہسپتالوں کے عملے کے ہتک آمیز رویئے اور بے حسی کی شکایات بھی کم نہیں ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ ہسپتال میں کوئی ہماری نہیں سنتا۔ڈاکٹر، نرس اور وارڈ بوائے یہاں تک کہ ڈاکٹر سب بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔شاید یہی سلوک دیکھتے ہوئے حال ہی میں پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر حبیب الرحمٰن سومرو اور کالج آف فیملی فزیشنز کے ڈاکٹر عزیز خان ٹانک نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ "میڈیکل کی تعلیم کے ساتھ طبی اخلاقیات کی پریکٹس کو بھی لازمی قرار دیا جائے"۔

بہت سے سرکاری ہسپتالوں کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی وجہ سے لوگوں کا رجحان پرائیوٹ ہسپتالوں اور کلینکس کی جانب ہوا۔ یہاں بے حسی اور غیر ذمہ داری تو بہت حد تک کم ہے لیکن بعض ہسپتال اور کلینک کے مالکان نے صحت کے مرکز کو بھی صنعت بنا ڈالا ہے جس سے اُس پاکیزہ شعبہ کا تقدس پامال ہوتا دکھائی دیتا ہے۔بہت سے پرائیویٹ ہسپتالوں میں لمبی قطاریں نظر نہیں آتیں بلکہ وہاں مریض آرام دہ نشستوں پر ڈاکٹر سے ملاقات کا انتظار کرتے ہیں۔ سامنے میز پر گلدستے کے ساتھ میگزین اور اخبارات رکھے ہوئے ہوتے ہیں بعض وسیع اور کشادہ ہسپتالوں کی راہداریاں خوبصورت ٹائلز اور سرسبز لان سے آراستہ نظر آتی ہیں۔ ان ہسپتالوں کو دیکھ کر مریض کی آدھی بیماری تو شاید علاج سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہو گی لیکن ان پرائیویٹ ہسپتالوں کے اخراجات برداشت کرنا عام آدمی کی استعداد سے باہر ہے ان کی خوبصورتی، صفائی اور تزئین غرض ہر ہر چیز کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ مریض کے چیک اپ، ادویات، بستر، چادر اور کپڑے سے لے کر ٹیشو بکس، صابن اور لوشن تک

کے پیسے بھی بل میں شامل ہوتے ہیں۔ اکثر پرائیویٹ ہسپتال میڈیکل اسٹور، لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے کی سہولت فراہم کرتے ہیں جو اکثر ان ہسپتالوں کی نجی ملکیت ہوتی ہے۔ اس کی دو وجوہات نظر آتی ہیں پہلی تو یہ کہ ہسپتال مالکان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ مریض کے لواحقین کو دواؤں اور ٹیسٹ وغیرہ کے لئے جگہ جگہ نہ بھاگنا پڑے چنانچہ مریض کے فائدے، لواحقین کی ذہنی و جسمانی مشقت اور وقت کی بچت کے لئے ان اقدامات کو بلاشبہ قابل تعریف کہنا چاہیے۔ بعض ہسپتالوں کے ڈاکٹرز باہر کی لیبارٹریز وغیرہ کے رزلٹ سے مطمئن نہیں ہوتے اس لئے بھی وہ اپنی نگرانی میں لیبارٹری ٹیسٹ وغیرہ کرواتے ہیں۔ ان سہولیات کی فراہمی میں اگر یہ جذبہ کارفرما ہو تو اسے عبادت سے کم قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ بعض گندم نما جو فروشوں نے اسے بھی کاروبار کا ذریعہ بنا دیا ہے جس سے ہر سطح پر مریض کی کھال اتاری جاتی ہے۔ ڈاکٹری چیک اپ کے بعد میڈیکل اسٹور کی دواؤں کی لمبی لسٹ پکڑا دی جاتی ہے تاکہ ہمارے میڈیکل اسٹور کا کاروبار چلے، ضروری اور غیر ضروری ایکسرے اور لیبارٹری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں یوں بے چارہ مریض ڈاکٹری چیک اپ کے بعد، ایڈمیشن، دواؤں کی خریداری، ٹیسٹ، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ ہر سطح پر لٹتا رہتا ہے۔ کوئی احتجاج اس لئے نہیں کر سکتا کہ ان چیزوں کے بارے میں وہ قطعی لاعلم ہے اور صحت کی امید پر پیسہ خرچ کئے جاتا ہے۔

طبی سہولیات کی ناکامیابی کی ایک اہم وجہ ڈاکٹرز اور طبی عملے کی کمی بھی ہے۔ جس کی ایک جھلک ابتدائی سطور میں پیش کی گئی لیکن ایسا نظر آتا ہے کہ ہمارے ملک کے بعض ڈاکٹرز بذات خود بھی اس مسئلہ کے ذمہ دار ہیں۔ عالمی ادارے یونیسف کی ایک ٹیم نے پاکستان کے 5635 دیہاتوں کا سروے کیا تھا جسکے مطابق 710 دیہاتوں میں ایک بھی ڈسپنسری نہیں تھی، 1298 دیہات طبی مراکز سے محروم تھے، 1450 دیہاتوں کے لئے کوئی مستند ڈاکٹر نہیں تھا جب کہ 989 دیہاتوں میں دس میل کے

فاصلے تک کوئی تربیت یافتہ نرس بھی میسر نہیں تھی۔ سما سے علاج کے کئی فائدے ہیں۔ ایک تو اس کے مضر اثرات نہیں یہ ایک قدرتی طریقہ علاج ہے۔ دوسرا اس قدرتی علاج پر جو لوگ یقین نہیں کرتے وہ بھی یقین کرنے لگتے ہیں۔ تیسرا وہ بیماریاں جن سے میڈیکل عاجز ہے اُن کا علاج بھی اس میں ممکن ہے یہ اچھوتا، زود اثر اور سستا ترین طریقہ علاج ہے اگر کسی سما ہیلر سے سو میں سے دس یا پانچ بیماریوں کا علاج نہ ہو پائے یا بیماری کے ٹھیک ہونے میں تھوڑا زیادہ وقت لگے تو سما طریقہ علاج پر یقین ختم نہیں ہونا چاہیے اس لئے اُس سما ہیلر کی اجازت کے مطابق کسی دوسرے سما ہیلر کے پاس بھیج دیں۔ میڈیکل جسے تمام دنیا کے لوگ مانتے ہیں اور اس پر پختہ یقین بھی رکھتے ہیں اس کے باوجود ایک اچھے ڈاکٹر سے سو فیصد مریض ٹھیک نہیں ہوتے۔ میڈیکل کے لحاظ سے ایک اچھے ڈاکٹر سے 30 یا 40 فیصد مریض ٹھیک ہوتے ہیں باقی 60 یا 70 فیصد لوگ یا تو کسی دوسرے ڈاکٹر سے یا پھر کسی دوسرے طریقہ علاج سے ٹھیک ہو جاتے ہیں یا کچھ بیماریوں کی انسانی جسم میں خاص مدت ہوتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو بیماری خود بہ خود ٹھیک ہو جاتی ہے کچھ بیماریاں غذا موسم اور ماحول کے بدلنے سے ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن سما طریقہ علاج بہت زود اثر ہے اس سے فوراً آرام آ جاتا ہے اور تقریباً 95 فیصد بیماریوں کا کامیاب علاج ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مریض سما کے بتائے ہوئے ڈوز کے لئے تیار ہو اس پر درج ذیل ایک مثال پڑھیں۔

ایک عورت میری ایک اسٹوڈنٹ کے پاس علاج کروا رہی تھی ابھی علاج شروع کئے صرف دو دن ہوئے تھے وہ آئی اور کہا کہ پرسوں سے میری جلد کی رنگت میں کوئی خاص فرق نہیں آیا بہت کم فرق ہے اس لئے میرا اس طریقہ علاج پر یقین ختم ہوا۔ اچھا ہوا کہ میں نے دوسرے لوگوں کو اس کے سیکھنے یا علاج کروانے کا مشورہ نہیں دیا۔ میں نے انکو کہا کہ اب تک آپ نے جو تبدیلیاں محسوس کی ہیں وہ آپکے دو سال دواؤں کے کھانے سے بھی نہیں محسوس ہوئیں۔ اس نے کہا کہ سما واقعی اگر اتنا طاقتور

ہے تو میری بیماری کا علاج منٹوں میں ہو جانا چاہئے۔ میں نے کہا آپ چند دن اور علاج کروائیں نتائج کا انتظار کریں اور آپ کا مسئلہ کئی سال پرانا ہے مسلسل دواؤں کے استعمال سے بھی ٹھیک نہیں ہوا اور آپ سما سے چند منٹ میں ٹھیک ہونا چاہتی ہیں۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو کہ چند سیکنڈ یا چند منٹ میں سما سے ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن کچھ میں ٹائم لگ جاتا ہے۔ یہ عورت اس غلط فہمی میں تھی کہ سما کو لا علاج بیماریوں کا علاج چند سیکنڈ میں کرنا چاہیے۔ اگر میں اس عورت کو نہیں سمجھاتا تو وہ لاعلاج رہ جاتی لیکن اب دس دن کے اندر اندر ان کی جلد کی رنگت میں تبدیلی کے علاوہ ایسی چار بیماریاں بھی ٹھیک ہو گئیں تھیں جو اس کے تصور میں بھی نہ تھیں۔ اس عورت نے ہمدردی دیکھائی اور کئی مریضوں کو میری سٹوڈنٹ کے پاس لے آئی۔ ہمدردی کی بات یہاں تک ہے کہ میرے ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ ایک آدمی نے برا سلوک کیا میرے سٹوڈنٹ نے مجھے بتایا کہ جس نے مجھے دھوکہ دیا اُس شخص کے ساتھ خدا نے ایسا سلوک کیا کہ وہ ابھی بیمار ہے اور بستر پر پڑا ہے۔ میں نے اپنے سٹوڈنٹ کو کہا کہ یہاں بیٹھو اور اُس شخص کو سما بھیجو تا کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور اپنے دل کو انتقام کے جذبہ سے صاف کر دو تا کہ آپ کی مثبت صلاحیتیں اور بڑھ جائیں۔ میرا سٹوڈنٹ حیران تھا اس نے کہا سر وہ جب ٹھیک ہو جائے گا تو پھر وہی دھوکہ بازی کرتا رہے گا اور اُس سے میری جان کو خطرہ بھی ہے اور وہ مجھے دھوکہ دینے میں بہت خوش ہے۔ تو میں نے اپنے سٹوڈنٹ کو ایک شعر سنایا۔

طوفان کر رہا تھا میرا طواف
لوگ سمجھ رہے تھے کشتی بھنور میں ہے

اور یہ کہا کہ آپ نے اپنے اندر منفی انرجی کو نہیں اُبھارنا ہے وہ ایسے کام کر ہی نہیں سکتا ہے اور جب آپ خود دل سے منفی خیالات کو نکال دیں گے تو اُس کے دل سے بھی منفی توانائیاں صاف ہو جائیں گی اور آپکو اپنا حق بھی مل جائے گا۔ اسٹوڈنٹ

نے اس کی طرف سما بھیج دیا اور وہ اُسی وقت ٹھیک ہو گیا لیکن اسے ابھی تک پتہ نہیں
کہ جس کو میں دشمن سمجھ رہا تھا وہ میرے لئے مسیحا بن گیا۔ سما ایسا طریقہ علاج ہے کہ
دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں وہاں آپ کو ایک ہمدرد اور مفید انسان کی شہرت
ملے گی اور لوگوں کی خوب خدمت کر سکتے ہیں اور لوگ آپ کے طریقہ کار پر حیرت زدہ
ہو جاتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یہ ہے بھی حیرت انگیز طریقہ علاج۔

سما کیسے حاصل کی جاسکتی ہے

سما کو کتاب پڑھنے یا ریاضت کرنے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا اسے صرف
سما ماسٹر، گرینڈ ماسٹر یا گرینڈ گرینڈ ماسٹر سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سما ماسٹر سما کو
کسی خاص طریقے سے شاگرد میں منتقل کر دیتا ہے جس میں سما ماہر بہت سی قوتوں کو
استعمال میں لاتا ہے اور شاگرد کو کائناتی سما سے ہم آہنگ کرتا ہے۔

کیا ہر شخص سما سیکھ سکتا ہے؟

سما صرف طبی ماہرین کے لئے نہیں بلکہ یہ عام لوگوں کے لئے بھی ہے۔ سما
ایک سادہ طریقہ کار ہے اس کے لئے تجربہ کار ہونا بہت زیادہ ذہین ہونا مراقبہ کرنا کسی
قسم کا تربیت یافتہ ہونا یا عمر کی کوئی قید نہیں۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے
والے لوگ جن میں بوڑھے جوان اور بچے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ بس یہ ہے کہ ہوپس لینے
کے بعد اسکا زیادہ استعمال بہت فائدہ مند ہے اور اگر کوئی استعمال نہ کرے تو اس کا کوئی
نقصان نہیں ہے۔ سما عام طریقوں کی طرح نہیں پڑھائی جاتی اور اس میں کئی سالوں
تک پریکٹس بھی ضروری نہیں بس یہ سادہ طریقہ سے سما ماسٹر شاگرد کو دیتا ہے اور اس
کے ایک لیکچر اور ہوپس پر دو یا تین گھنٹے لگتے ہیں لیکن کچھ میں زیادہ ٹائم بھی لگ سکتا
ہے۔ ان چند گھنٹوں کے بعد آپ سما کو استعمال کرنا شروع کر سکتے ہیں یعنی اپنا اور
دوسروں کا علاج کامیابی سے کر سکتے ہیں۔ بچوں کی عمر اتنی ہونی چاہئے کہ وہ سمجھ سکے
کہ سما کیا ہے۔ جن بچوں کے والدین سما سیکھ چکے ہیں عام طور پر وہ بچے سما کی

تربیت لے سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے والدین کو سما استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہوگا ان
کے لئے سما کو سمجھنا مشکل نہیں ہوگا۔ تعلیمی ادارے اپنے شاگروں کو اس قدرتی طریقہ
علاج کے ذریعہ بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

کیا سما کے کوئی مضر اثرات بھی ہیں؟

سما کے کوئی مضر اثرات نہیں نہ کوئی اس کو منفی استعمال کر سکتا ہے اور نہ ہی منفی
استعمال ہو سکتی ہے۔ جس طرح مصنوعی طریقہ ہائے علاج کے مضر اثرات ہوتے ہیں
سما کے کوئی مضر اثرات نہیں۔ کسی شخص کو سما علاج کرواتے وقت اور سما ہیلر علاج
کرتے وقت کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہئے یہ ہمیشہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس میں نہ
تو سما ہیلر کی کوئی بیماری مریض میں منتقل ہوتی ہے نہ ہی مریض کی بیماری سما ہیلر میں
منتقل ہو سکتی ہے۔

کیا سما ختم بھی ہو سکتا ہے؟

آپ سما کے کوئی بھی ہوپس لیں تو یہ تادم حیات ختم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی
کوئی آپ سے چھین سکتا ہے اور نہ آپ کی سما کوئی ختم کر سکتا ہے۔ ہاں اگر آپ اپنے
استادوں کا احترام نہ کریں تو یہ ختم تو پھر بھی نہیں ہوگا لیکن تھوڑا بہت کمی ضرور واقع ہو
گی۔ یہ بات تو ہمیں معلوم ہے کہ دوسرے علوم سیکھنے میں بھی اگر آپ کتاب قلم اور
استاد کا احترام نہ کریں تو آپ کے عظیم شخصیت بننے کے امکانات کم ہوں گے۔ اور پھر
سما تو ایک قدرتی اور غیر مرئی انرجی اور طریقہ علاج ہے تو استادوں کا احترام کرنے
سے آپ کو ہی فائدہ ہوگا ایک تو سما ماسٹر سے آپ کو اضافی قوتیں منتقل ہونگی دوسرا ان
کی راہنمائی بھی آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ صرف سما گرینڈ ماسٹر کچھ بھی
کر سکتا ہے۔ لیکن گرینڈ گرینڈ ماسٹر ایسا کام کبھی نہیں کریگا کہ کسی کے سما کو بند کر
دے۔ کیونکہ یہ حق نہیں کہ کسی کی قوت حیات کو بند کریں۔

سما سے علاج کے دوران مریض کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟

مریض پر سکون اور خوشی کی کیفیت طاری ہوتی ہے وہ متاثرہ حصے میں سما کو محسوس کرتا ہے بلکہ کچھ تو یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ جیسے متاثرہ حصے کا آپریشن کیا جا رہا ہو۔ دوران علاج ہر شخص کے محسوسات مختلف ہوتے ہیں کچھ لوگ اپنے اردگرد سما انرجی کی لہریں محسوس کرتے ہیں۔ کچھ لوگ جسم کے اندر اور باہر دونوں میں سما کی خوشگوار لہریں محسوس کرتے ہیں۔ علاج کے دوران بے چینی خوف اور منفی خیالات ختم ہو جاتے ہیں نتیجتاً مریض مکمل آرام اور سکون محسوس کرتا ہے۔

کیا ژیل سائنسز یا سما کا کسی مذہب سے تعلق ہے؟

اس کا کسی مذہب اور کسی قسم کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ عقائد کی قید سے آزاد سائنس ہے۔ اس کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے کسی عقیدے کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سما کسی عقیدے یا یقین پر منحصر نہیں یہ اپنا کام خود کرتی ہے چاہے آپ کا اس پر یقین ہو یا نہ ہو۔ اسے مذہبی اور غیر مذہبی کوئی شخص بھی سیکھ سکتا ہے۔ جس طرح کیمیا، ریاضی، بیالوجی، جغرافیہ اور فزکس کے لئے کسی عقیدہ یا مذہب کا ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں۔ ژیل سائنسز کے تمام مضامین بھی اسی طرح ہیں۔ لیکن سما کا روحانیت سے گہرا تعلق ہے اور روحانیت بھی ایک آزاد علم ہے۔ تمام مذاہب والے اور لامذاہب اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

سرسوتی انرجی

SARSOTI

یہ ژیل کا چھٹا حصہ ہے اس میں وہ انرجی پائی جاتی ہے جس سے ایک ژیل سے دوسری ژیل تک رابطہ ہوتا ہے جس کو کشش ثقل (Gravitational Force) بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرا اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے کم از کم 80 لاکھ گنا زیادہ ہے۔ یہ ژیلوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرتی ہے اور انہیں قانون قدرت کے مطابق حرکت میں لاتی ہے اور کائنات میں موجود تمام مادہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مادہ کے نظم وضبط کی نگرانی بھی کرتی ہے۔

ویباس انرجی Webas

یہ ژیل کا ساتواں حصہ ہے۔ یہ مقناطیس بناتی ہے اور صرف اردگرد کی ژیلوں سے رابطہ رکھتی ہے۔ اس میں دو توانائیاں پائی جاتی ہیں ایک الیکٹرومیگنٹ اور دوسری خالص میگنٹ ہے۔ سرسوتی اور ویباس میں بہت کم فرق ہے۔ گو اس خالص میگنٹ کی رفتار بہت سست ہے اور اس کی لہریں زیادہ دور تک نہیں جاتیں لیکن یہ اپنے اردگرد مقناطیسی میدان میں بہت تیز رفتاری اور طاقت رکھتی ہے۔ اس کے ذریعہ بھی کسی خاص طریقے سے مادہ کو انرجی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے الیکٹرو میگنیٹک فورس تقریباً گریویٹیشنل فورس کی طرح ہے۔

ژیل کی توانائیوں (Energies) کے رنگ

تمام ژیلوں میں پائی جانیوالی توانائیوں کے تین رنگ ہوتے ہیں یعنی ایک ژیل تین رنگوں کا مجموعہ ہے اور یہ رنگ سرخ ، سبز اور نیلا ہیں۔ ایک انرجی کا جب دوسری انرجی سے ملاپ ہوتا ہے تو ان رنگوں کے علاوہ کئی اور اقسام کے رنگ بھی بن جاتے ہیں اس لیے ہمیں ایک ژیل میں کئی طرح کے رنگ نظر آتے ہیں۔

1۔ سوشومیل: یہ پانی کی طرح شفاف اور بے رنگ ہے لیکن ژیل میں ہونے کے باعث اس کے رنگ کا ہونا یقینی امر ہے۔ جس طرح یہ انرجی لامحدود ہے اس طرح اس کے رنگ کا علم بھی سمجھ سے باہر ہے۔

2۔ نارونیل: نیلا

3۔ پاروشومیل: ہلکا نیلا

4۔ ستر زین: سرخ اور سیاہ

5۔ وورستا: سبز

6۔ سرسوتی: ہلکا سرخ

7۔ ویاس: ہلکا نیلا

ژیلوں کی اقسام:

تمام ژیلوں کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1 - JAMENEEL (حیاتیاتی) ژیل

2 - GANGUS (غیر حیاتیاتی) ژیل

ژیلوں کی تقسیم بندی

JAMENEEL	GANGUS
Huadamsara (انسانی)	Samdha (روشن)
Aswanhil (حیوانی)	Dara (غیر روشن)
Sansiana (نباتاتی)	Parnayam (فالتو)
Khoba (نیم حیاتی)	Parneel (مردہ)
Seyarom (طاقتور)	Hops (مصنوعی)



صمد مسافر اور جنت خیر اندیش مریضوں کا علاج کرتے ہوئے



سمہ اہیلر جیم خان مسز مسرت اور خیر اندیش مریضوں کے گروپ ہیلنگ کرتے ہوئے



سمدا ماسٹر حکیم رمضان اور صمد مسافر علاج کرتے ہوئے



سمدا ماسٹر رانا جمیل احمد اور صمد مسافر علاج کرتے ہوئے

ساتواں باب

اسوانہل ژیل

ISWANHIL

اسوانہل ژیل

ISWANGIL

اسوانہل ژیل کے بھی سات بڑے حصے ہیں یہ زمین کی حیوانی ژیل بھی کہلاتی ہے۔ اس کے بھی سات بڑے حصے ہیں حیوانی اور انسانی ژیل میں اتنا فرق ہے کہ کچھ میں سوچ، سمجھ اور سوجھ بوجھ کی انرجی زیادہ ہوتی ہے اور کچھ میں کم اور انسان کی طرح بولنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ گو باطنی طور پر ہر شے بولنے والی ہے باقی خصوصیات انسان اور حیوان میں یکساں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر حیوانات ایک دوسرے کی بات اور ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کو سمجھتے ہیں اور باطنی زبان سے پکارتے ہیں۔

بائیولوجی Biology کی رو سے انسان حیوان ناطق ہے جبکہ دنیا کے 15% لوگ اسے پورے کی طرح سمجھتے ہیں جو کہ سبز ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف مذاہب اور عقائد انسان کے لئے مختلف خیالات اور تصورات رکھتے ہیں۔ عام (مادی) سائنس کے لحاظ سے انسان 100% حیوان ہے۔ عام سائنس انسان اور حیوان میں اس کی شکل، جسامت اور ظاہری افعال یعنی Homology اور Analogy سے بحث کرتی ہے۔ جبکہ عام سائنس انسان کی لامحدود قوتوں، صلاحیتوں کو تسلیم کرنے سے عاجز ہے۔ گو نفسیات تھوڑی بہت انسان کی شناخت میں معاون ثابت ہو رہی ہے مگر وہ بھی محدود طور پر۔ اس کے برعکس ژیل سائنس کے نزدیک انسان لامحدود قوتوں کا حامل ہے۔

سنسیانا (نباتاتی) ڈیل Sansiana

ہم نے کہا کہ باطنی طور پر ہر چیز بولنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ انسان کی طرح منہ اور زبان بھی رکھتی ہو۔ نباتاتی اور حیواناتی ڈیل میں فرق یہ ہے کہ نباتاتی ڈیل میں سوچ سمجھ اور حرکی انرجی حیوانات سے کم ہوتی ہے۔ گو ایسے نباتات بھی ہیں جن کی ڈیل انرجی حیوانات جیسی ہے مگر حرکی انرجی حیوانات سے کم ہے۔

قدیم زمانہ میں زمین پر ایسے نباتات موجود تھے جو جار آواز سے بولنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور اب بھی بہت کم تعداد میں جنگلات اور سمندروں کی تہوں میں موجود ہوں گے یہ نباتات انسان اور حیوانات کی طرح اپنی حفاظت اور دفاع کرتے ہیں۔ ان میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہے جب کوئی جانور ایسے نباتات سے کوئی ایک یا دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہوتا ہے تو یہ بولنا، ناچنا وغیرہ قسم کی حرکات بند کر دیتے ہیں۔ کچھ درخت اپنی شاخوں کو زمین سے اٹھا لیتے ہیں اور پھر دوسرے درختوں کو اشارہ کرتے ہیں۔ بعض درختوں میں یہ حس 3 یا 4 کلومیٹر کے فاصلہ تک کام کرتی ہے۔ کچھ نباتات حیوانات کی طرح گھوم پھر نہیں سکتے مگر ان کے پتے اور شاخیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں جیسا کہ شکاری نباتات کے اردگرد جب کوئی جاندار آ جائے تو وہ ایسے جاندار کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ اسی طرح یہ رنگ اور شکل بھی چند لمحوں میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ پرانے زمانے میں لوگ انہیں شیطان / جنات سے مشابہت دے کر ختم کر دیتے تھے۔ ان لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ ایسے نباتات ختم کر کے جنت کے حق دار ہو جائیں گے اس لئے یہ نباتات انسانی ہاتھوں معدوم ہو گئے۔ جس طرح ہم کائنات میں موجود دوسری مخلوق سے ناواقف ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی قدرت کے رازوں سے بے خبر تھے۔

ڈیزا کے علاقہ میں میں نے ایسے نباتات بھی دیکھے ہیں جو کہ ہوا میں پرورش

پاتے ہیں انہیں مٹی سے غذا جمع کرنے یا پانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہاں کے باشندے اس کی ایک شاخ کاٹ کر کمرے کی چھت سے لٹکا دیتے ہیں اور یہ بغیر پانی، مٹی اور سورج کی روشنی کے اپنی شاخوں کو پھیلا لیتا ہے اور تر و تازہ رہتا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ پودہ ڈیزا کے بعض ریگستانوں میں سانپ کی طرح حرکت بھی کرتا ہے لیکن یہ حرکت سانپ کی طرح تیز نہیں ہوتی ہے۔

گنگس (غیر حیاتیاتی) ڈیل Gangas

جب ہم بے جان چیزوں کو دیکھتے ہیں تو ذہن میں کئی طرح کے سوالات اُٹھتے ہیں کہ کائنات میں موجود یہ بے جان تیز رفتار یا بے رفتار مادہ یا انرجی کیا ہے؟ اور کائنات میں موجود سب سے زیادہ بے جان یہی انرجی یا مادہ ہے اور جانداروں کی زندگی بھی بے جان مادہ کے بغیر ممکن نظر نہیں آتی۔ اگلے باب میں اس کی وضاحت ہو گی۔

آٹھواں باب

گنگس ژیل

GANGAS

گنگس ژیل

GANGAS

یہ Non-Living ژیل ہے اسکی پانچ اقسام ہیں

1- Samda (روشن) 2- Dara (غیر روشن)
3- Parniam (فالتو) 4- Parneel (مردہ)
5- Hops (مصنوعی)

روشن ژیل: روشن ژیل ستاروں اور کہکشاں کے مرکز میں پائی جاتی ہے۔

غیر روشن ژیل: غیر روشن ژیل بھی سیاروں کے مرکز میں ہوتی ہے اور کبھی کبھی یہ روشن بھی ہو جاتی ہے۔ روشن ہونے کا عمل اُس وقت ہوتا ہے جب بہت بڑا سیارہ سورج بن جاتا ہے جس کو ستاروں کا ارتقائی عمل کہا جا سکتا ہے۔

فالتو ژیل: وہ ژیل ہے جس نے مادہ نہیں بنایا یا اپنے گرد مادہ جمع نہیں کیا۔ کائنات میں چھوٹے ذرات کی شکل میں زیادہ فالتو ژیل ہے یہ کبھی کبھی مادہ بھی بنا لیتی ہے جیسے ایٹم کے نیوکلیس کے فالتو ژیل (نیوٹران) ہوتے ہیں اور ایٹمی ذرات ایٹم کی بنائی گئی چیزیں ہیں۔

مردہ ژیل: یہ مرے ہوئے ستاروں کی ژیل ہے۔ جو ستارہ مر جاتا ہے اور پھر کبھی کبھی جنم لیتا ہے یا پھر بالکل جنم نہیں لیتا جیسے کائنات میں کئی ایسی مری ہوئی کہکشائیں ہیں جو کئی کروڑ سالوں سے مری پڑی ہیں مری ہوئی حالت میں اس کی ژیل کو مردہ ژیل کہا جاتا ہے۔ کچھ متحد مردہ ژیل ایسی انرجی کا ایک

مرکز بنا لیتے ہیں جن کو ہم کائنات کے طاقتور ژیل انرجی سنٹر بھی کہہ سکتے ہیں یہ ہر کہکشاں میں بہت تعداد میں پائے جاتے ہیں پہلے زندہ کہکشاؤں کا مرکز بھی باک۔ مادہ ہی تھا اور کہکشاؤں کی مرکزی توانائی ابھی بھی بلیک ہول کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ ان سیاروں کیلئے خطرناک ترین چیز ہے جن میں زندگی موجود ہے مرنے کے بعد یہ سیارہ اپنے اردگرد موجود سیارہ / سیارچہ یا ستارے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے ایسی ژیل ایسی صورت میں حد سے زیادہ مادہ بھر کر اپنے سے اس مادہ کو جدا کر لیتی ہے۔ ایسی صورت میں بم کی طرح انرجی خارج ہوتی ہے۔ مادہ خارج ہونے کے بعد یہ پھر خاموش ہو جاتی ہے اور خاموشی میں ہی مادہ کو زور سے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ہو سکتا ہے خلائی مخلوق کی خلائی گاڑیاں بھی اپنی طرف جذب کر چکی ہو۔

مصنوعی ژیل: اس ژیل کو ہم خود مصنوعی طریقے سے بنا سکتے ہیں۔ اس کو علاج اور مراقبہ جیسی ضروریات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا تفصیلی خاکہ درج ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

ھوپس ژیل Hops Zheel

ھوپس ژیل ایک مرئی شے ہے جس کے چار یا تین تکونی رخ ہوتے ہیں۔ یہی چار یا تین تکونی اجزا ملا کر ایک ھوپس ژیل بنا لیتا ہے۔ آپ کو تکونی شکل میں جو بھی نظر آتا ہے وہی ھوپس ژیل ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ ھوپس ژیل وہ ہے جس کو ہم خود مصنوعی طریقے سے بنائیں یا ھوپس ژیل وہ ہے جو کہ مرئی اشیاء سے بنایا جائے۔ مثلاً پتھر سے، اینٹ سے، مٹی سے، لکڑی، لوہے یا کپڑے وغیرہ جیسی چیزوں سے بنایا جائے اس کو ھوپس ژیل کہا جاتا ہے جس میں انرجی (طبعی یا قدرتی Natural) ژیل کی طرح موجود ہو یعنی ویسی ہی بن جائیں جیسے قدرتی ژیل ہے۔

ھوپس ژیل کی اقسام

1۔ چار رخ
2۔ تین رخ
3۔ گول

چار رخ ھوپس ژیل

چار رخ ژیل چند تین رخ ژیلوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ عموماً چار رخ ژیل چار تین رخ ژیلوں سے بنتا ہے جس کی انرجی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ستاروں کے درمیانی حصوں میں عموماً چار رخ ژیلوں کے متحدہ مجموعے ہوتے ہیں۔ جسکی انرجی کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور اپنے سے مادہ اخراج کرتا ہے۔ اور یوں انرجی کو دوسرے ستاروں تک بھیجتا ہے۔ اس طرح ستاروں کا ایک بڑا گروپ (کہکشاں) بنتا ہے۔ لیکن یہ متحد گروپ اپنے مرکز میں کئی ژیلوں کا مجموعہ بنا لیتا ہے جو کہ پورے گروپ (کہکشاں) کو انرجی دیتا ہے اور تمام گروپ کو متحد کرتا ہے۔ اور اپنے گرد ایک خوش کن ماحول بنا کر ستارہ رقص کرتے ہوئے چکر لگاتا ہے ساتھ ہی دوسرے ہمسایہ گروپوں (کہکشاؤں)

سے بھی ہم آہنگ ہوتا ہے۔

تین رخ ھوپس ژیل

تین رخ ھوپس ژیل عموماً تین مثلثوں سے بنتا ہے۔یہی تین رخ ژیل کی اصل شکل ہوتی ہیں۔ کائنات میں ہر چیز مثلث انرجی اخراج کرتی ہے یا لیتی ہے۔ کائنات میں ہر انرجی کی رفتار بھی مثلث شکل کی ہوتی ہے۔ اگر ہم اس پر غور کریں کہ اصلی انرجی کی شکل وصورت کیسے ہوتی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ مثلث شکل کی۔ لیکن کچھ مثلث شکل کے ذرات اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ یہ کسی قسم کی طاقتور خوردبین سے نہیں دیکھے جاسکتے یا شاید آئندہ میں ایسی خوردبین بنائی جاسکے جس کے ذریعے ہم اس کو دیکھ سکیں اس طرح کے ذرات کو صرف ہمارے اندر کی ژیل دنیا کے ذریعے ہی دیکھ سکتے ہیں۔

انسان ، حیوانات ، نباتات، سیاروں اور ستاروں میں موجود ہر چیز جو بھی انرجی خارج کرتی ہے وہ مثلث شکل کی ہی ہوتی ہے۔ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تین رخ ژیل اور انرجی ایک ہی نام ہے۔

گول ھوپس ژیل

گول ژیل بھی دراصل وہی تین ژیل ہیں لیکن یہ اپنے گرد مادہ بنا کر گول شکل میں نظر آتا ہے۔ جیسے ستاروں، سیاروں وغیرہ اجسام نے بنائی ہیں۔تو کیا یہ شکل بدل بھی سکتا ہے؟ گول یا کوئی اور شکل اختیار کرسکتا ہے یا نہیں۔ ژیل کے اصلی حصوں کی شکل میں تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔ لیکن ژیل کا چوتھا حصہ جو ہمیں نظر بھی آسکتا ہے اس میں تغیر وتبدل آسکتا ہے۔ژیل کے اصلی حصے جو کہ ہمیں ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے ہیں وہی مادہ بنا کر اپنے اردگرد ایک گول سا گولا بنا لیتے ہیں۔ یہ مادہ نہ تو ژیل کی شکل میں اور نہ ہی اسکی انرجی میں فرق لاسکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ھوپس ژیل بنائیں اور اسکے گرد تین رخوں کو مٹی سے بھر کر اُسے گول شکل دیں پھر بھی ژیل کی انرجی وہی انرجی ہوتی ہے لیکن اگر ژیل کے اردگرد اسی مواد سے بھر دیں جس سے ھوپس ژیل بنائی ہیں

اور یہ مواد ژیل کو نہ چھوئے مگر اردگرد موجود ہو تو ھوپس ژیل کی انرجی میں کمی نہیں آتی۔ یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ سیاروں اور ستاروں کی مرکزی ژیل کے اردگرد بھی تو وہی مواد ہوتا ہے جو کہ مرکزی ژیل نے بنایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ مواد یا مادہ اُسی مرکزی ژیل نے بنایا ہے یا وہی مادہ کسی دوسری ژیل سے لیا ہے۔ لیکن جب ژیل مادہ بناتا ہے وہ مادہ اپنے سے اخراج کرتا ہے اور غیر مرئی مرکزی ژیل کو نہیں چھوتا۔ اگر مادہ ژیل کو نہ چھوئے تو مادہ اور غیر مرئی انرجی کا فرق ہونا چاہیے اور یہ دونوں ایک قسم کا مواد ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ جب ژیل مادہ بنالیتا ہے تو وہ مادہ کو فوراً باہر پھینکتا ہے۔

ھوپس ژیل کیسے انرجی لیتا اور اخراج کرتا ہے؟

ھوپس ژیل چونکہ خود متحرک نہیں ہیں اور انرجی کے قابل نہیں ہوتی ہیں لیکن کسی خاص طریقے سے انہیں اس قابل بنایا جاسکتا ہے کہ اصلی ژیل کی انرجی کا منبع بن جائیں۔ جب ھوپس ژیل کسی خاص طریقے سے بن جائیں تو پھر اس میں خود بخود دوسری غیر مرئی ژیلوں سے انرجی آجاتی ہے۔

چار رخ ژیل کے ایک کونے سے جبکہ تین رخ اور گول کے تینوں کونوں سے انرجی داخل ہوتی ہے۔ اگر اُسے کسی خاص طریقے سے استعمال کریں تو پھر نہ تنہا اس کے اندر انرجی ہوتی ہے بلکہ اُس سے کئی میٹر باہر تک بھی انرجی خارج ہوتی ہے۔ ہر ھوپس ژیل ہر چیز کے لیے استعمال نہیں ہوتی ہیں۔ مثلاً علاج کے لیے ھوپس ژیل کو خاص اٹونمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ صرف سمرا کا گرینڈ گرینڈ ماسٹر دے سکتا ہے۔ اٹونمنٹ میں گرینڈ گرینڈ ماسٹر اصلی ژیلوں کی توانائیوں کا رخ ھوپس ژیل کی طرف لاتا ہے جو کہ شفائی لہریں یا سمرا لہروں کے نام سے موسوم ہے۔ اور پھر اس کو زمین پر یا ہوا میں خاص سمتوں میں رکھ دیتا ہے۔

Singal Zheel
Doubal Zheel
Graet Zheel

نواں باب

دنیا کی ھوپس ژیلوں کے بارے میں ماہرین کے خیالات

دنیا کی ھوپس ژیلوں کے بارے میں ماہرین کے خیالات

ھوپس ژیل دنیا کے پہلے نمبر پر عجائب میں سے ہے۔ اس عجوبہ کے بارے میں علماء کئی ایک نئے اور پختہ نظریات دیتے ہیں جو زیادہ تر لوگ حقیقت سمجھتے ہیں۔ لیکن کچھ وقت کے بعد ان پختہ نظریات کو دوسرے ماہرین یکسر رد کر دیتے ہیں کیونکہ ژیلوں میں پھر نئی چیزیں دریافت ہو جاتی ہیں۔

علماءِ تاریخ، سائنسدانوں اور ماہرین آثارِ قدیمہ کے خیالات ژیلوں کو سمجھنے کے بارے میں مایوس کن ہیں۔ ماہرین کے درج ذیل بیانات ملاحظہ فرمائیں۔

یورپین اوکلٹ ریسرچ سوسائٹی کے بانی اور سابق صدر کنتھ روزن برگ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ سائنس دانوں نے حال ہی میں کھوفو کی ژیل (اہرام) کا کمپیوٹرائزڈ مطالعہ کیا تو بیشتر ماہرین حیرت و استعجات سے آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے سر جھٹکتے ہوئے چلے گئے۔

علماء فرماتے ہیں کہ "ہمارا علم بہت محدود ہے اس دنیا میں ہر طرف اسرار کا ایک جال پھیلا ہوا ہے اس جال کو سمجھنا ہمارے محدود علم سے ممکن نہیں۔ اتنی بڑی کائنات میں ہم اپنی چھوٹی سی زمین کو بھی صحیح طور پر نہیں جان سکتے۔ ہمارا علم اتنا محدود ہے کہ ہم یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ ہم خود کیا ہیں، کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے

ہیں؟ ہمارے ہر قسم کے دعوؤں اور محدود علم سے ہم نہ خود کو اور نہ ہی دوسری چیزوں کی حقیقت کو جان سکتے ہیں۔ ہمیں کسی لامحدود علم کی ضرورت ہے۔

ماہرین کے ان بیانات نے زمین کے ہر قسم کے جدید علوم کو مسترد کر دیا ہے۔ جدید انسان کے کردار، علم اور مختلف قسم کے دعوؤں کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ ماہرین فرماتے ہیں کہ اگر ہم یہ نہیں جان لیتے کہ دنیا کی ہوپس ژیلوں کو کس نے بنایا، کیسے بنایا، کیوں بنایا، کس مقصد کے لیے بنایا اور اس سے کیا کام لیا جا سکتا ہے یہ انسان کو کیا دے سکتا ہے۔ اس سے کیسے فائدہ اٹھائیں؟ تو پھر معلوم ہے کہ ہمارا علم بہت محدود ہے۔

جس معمار نے کئی ہزار سال پہلے اس تعمیر کو کیسے اعلےٰ ترین علم سے بنایا؟ وہ علم کیا تھا؟ وہ معمار کون تھا؟ وہ خلائی مخلوق تھی یا خلائی مخلوق کی طرح ہماری زمین پر کوئی ایسی ترقی یافتہ نسل آباد تھی جس کا علم ہماری جدید سائنس سے کئی گنا برتر تھا۔ کیونکہ ہم ایک ژیل کو جدید ٹیکنالوجی، جدید ریاضی، جدید جیومیٹری، جدید فلکیاتی علوم، جدید معلومات اور بھاری بھر کم آلات سے بھی نہیں بنا سکے۔ تو پھر 5000 سال پہلے وہ سامان، آلات کیسے اور کیا تھے جس کے ذریعے تین ٹن سے ایک ہزار ٹن وزنی پتھروں کو کاٹ چھانٹ کر اینٹوں کی طرح بنا کر ژیل کے مقام تک پہنچایا اور اُوپر لے جا کر ایسی مہارت سے رکھا کہ دو پتھروں کے درمیان ایک پوسٹ کارڈ بھی نہیں جا سکتا ہے۔

ایسا سیمنٹ 5000 سال پہلے استعمال کیا جا چکا ہے جس کا مثل آج تک نہیں بن سکا۔ وہ جیومیٹری، ریاضی اور فلکیات کے ماہرین کون تھے جنہوں نے زمین کو ناپا، سورج اور زمین کا درمیانی فاصلہ ناپا، چاند اور زمین کے درمیان فاصلہ معلوم کیا، زمین کے خشک حصہ کا مرکز معلوم کیا جس پر ژیل کھڑے ہیں اور کائنات میں آباد دوسری مخلوق کا علم بھی رکھتے تھے۔

ماہرین کہتے ہیں اس طرح کے کچھ اور سوالات کا ابھی تک کسی بھی ماہرین

ژیلیات، ماہرین آثارِ قدیمہ، ماہرین فلکیات، تاریخ دانوں اور سائنسدانوں نے درست جواب نہیں دیا۔ لیکن عام علماء نے یہ ثابت کیا کہ ژیل قدیم زمانہ کی انتہائی ترقی یافتہ سائنسی تخلیقات کا مظہر ہیں۔ یہ ان سپر سائنسدانوں نے بنائی ہیں جو کہ ہزاروں سال پوری دنیا پر غالب تھے اور وہ اعلےٰ ریاضی، جیومیٹری، جغرافیہ اور فلکیات کے ماہرین تھے۔ وہ کائنات کے سربستہ رازوں سے واقف تھے۔ اُن کے پاس ایسی قوت موجود تھی کہ آج کے زمانہ میں کسی بھی شخص کے پاس نہیں۔ کچھ وہ لوگ جو غیر مرئی قوتوں پر یقین نہیں رکھتے ہیں اُن کا خیال یہ ہے کہ ہوپس ژیلوں کو انسانوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ لیکن جسمانی طاقت اور چند سادہ اوزاروں سے یہ کیسے ممکن ہے؟

چند ایسے لوگ بھی ہیں جن کا پختہ یقین ہے کہ ہوپس ژیلوں میں ہمارے اخلاق، اُدب اور سب کچھ موجود ہے۔ بلکہ کچھ فرقوں نے ژیلوں کو اپنے عقائد میں شامل کیا ہے۔ قدیم زمانہ میں تو اس لئے ژیل بنا لیتے تھے کہ یہ لوگوں کے عقائد میں شامل تھا۔ اُن کے لیے ژیل ہی سب کچھ تھا۔ یہ عبادت گاہ بھی تھا اور خدا کی زمین پر علامت بھی تھا۔ 2000 سال قبل مسیح میں وسطی امریکہ کے باشندے تو اس پر پختہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ژیل کے ذریعے ہی ہم خدا تک پہنچ سکتے ہیں اور ژیل کے ذریعے ہی ہم صحت، خوشی اور ہر مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ ہر طرح کی قربانیاں دیتے تھے بلکہ کچھ لوگ تو اپنی جان کی بھی قربانی دیتے تھے۔ لیکن یہ لوگ ژیل کے اصلی علوم سے بے خبر تھے۔ کچھ عسائیوں نے بھی چوتھی صدی تک حنوط کاری کا کام بڑی عقیدت مندی اور شوق سے کیا۔

مصریات کا ایک ماہر چارلس لٹی مر سول انجینئر اور The French Metric System نامی کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ بلاشبہ یہ درست ہے کہ ہمارے اوزان پیمائش کی اکائیوں میں موجودہ دور میں ترمیم کی ضرورت ہے مگر یہ کام کیسے کیا جائے؟ اس طرح تو نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور ماضی سے

رشتہ بالکل ہی منقطع کرلیں۔ بلکہ ہمیں درجہ کمال تک پہنچی ہوئی قدیم ومقدس تاریخ کی طرف لوٹنا پڑے گا جو یہ ثابت کرتی ہے کہ نسل انسانی خود بخود ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی موجودہ صورت تک نہیں پہنچی بلکہ خالق کائنات نے انسان کو اسی موجودہ صورت میں تخلیق کیا تھا۔ لیکن ہمیں ایسا کمال کہاں سے مل سکتا ہے۔ میرا جواب ہے گیزا کے عظیم ہوپس ژیل۔ کیونکہ ان سنگی ستونوں میں مقیاسی اوزان اور پیائش کے پیمانے موجود ہیں ۔زمین وآسمان کی ہم معیادیت اور تناسب پوشیدہ ہے۔ ہمارے قدیم اور جدید موروثی نظام کا ایک ایسا انجذاب موجود ہے کہ لگتا ہے کہ جیسے خود خالق کائنات نے ہمیں اسے ودیعت کیا ہے تاکہ ہم اسے آج کے دن اور اس گھڑی کے ہنگامی حالات کے لیے ٹھیک طور پر سنبھال کر رکھیں۔ چارلس آگے لکھتا ہے کہ یہ یقینی بات ہے کہ ہمیں ہماری اوزان اور پیائش کی معیاری اکائیاں یہاں سے دستیاب ہو جائیں گی۔

برمودا ژیل Bermuda Zheel

بعض اخبارات اور رسائل میں لکھا ہے کہ امریکی ریاست فلوریڈا کے شمال مشرقی سمت تقریباً بارہ سو میل کے فاصلے پر بحر اوقیانوس سمندر میں جزائر برمودا کے قریب ایک مثلث نما علاقہ ایسا ہے جس سے گذرنے والے سمندری جہاز، طیارے یا کوئی بھی جاندار اشیاء یکا یک غائب ہو جاتی ہیں ۔لیکن کیوں؟

اس کا سبب آج تک معلوم نہ ہو سکا۔ حتی کہ سمندر کی تہہ میں بھی ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اس علاقہ میں سفر کرنے والے ہزاروں مسافروں، کپتانوں، ملاحوں اور پائلٹوں نے ایسے ایسے عجیب وغریب اور ناقابل یقین واقعات و حالات اور مشاہدات بیان کئے ہیں جن کے بارے میں انسانی عقل کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ جدید علوم، جدید سائنس، کمپیوٹر، مصنوعی سیارے ا۔ جدید ملٹری ساز وسامان بھی اس کا سبب معلوم نہیں کر سکے۔ اس حیرت انگیز مسئلہ نے پورے دنیا کے دانا اور ذی شعور لوگوں کو مختلف سوچوں میں مبتلا کر رکھا ہے جب لوگ اس خوفناک جگہ کے بارے میں بات کرتے ہیں

تو کشتی ران اور پائلٹ خوف زدہ ہو کر کانپنے لگتے ہیں۔ یہ ہوئے میڈیا کے بیانات اس بارے میں درجنوں کتابیں بھی لکھی جا چکی ہیں۔

یہاں اب تک معلوم بڑے واقعات جن کی تائید حکومت وقت نے بھی کی ہے تقریباً 150 ہیں۔

کیا برمودا میں کسی دوسری دنیا کی (خلائی) مخلوق ہے؟

کیا یہاں ہماری زمین کی اپنی مخلوق ہے؟

کیا یہاں کوئی ایسی غیر مرئی انرجی یا شے ہے جو کبھی کبھی سمندر کی سطح پر آتی ہے؟

اگر یہ کبھی کبھی سمندر کی سطح پر آتی ہے تو یہ کیسی شے ہے؟

کیا یہاں ہمارے اپنے سیاسی لوگ اپنے ملٹری تجربات یا سائنسی تجربات کرتے ہیں؟

کیا سمندر کے اندر کوئی مقناطیسی پہاڑ ہے؟

کیا یہ کوئی ایسا سمندری حیوان ہے جو کئی میل لمبا اور جہازوں کو ایک دم اپنے شکم کے اندر لے جاتا ہے؟

یا اس حیوان میں کوئی ایسی قوت ہے جو کہ آنکھوں سے جہاز دیکھ کر غائب کر دیتی ہے؟

کیا برمودا سے کوئی راستہ دوسری دنیا (زمان ومکان) کو نکلتا ہے؟

کیا یہ دونوں سمندر اٹلانٹس اور بحرالکاہل کی آپس میں نزدیکی کی وجہ سے ہے؟

کیا یہ کوئی ایسا بادل ہے جو فضا کی مثبت اور زمین کی منفی طاقت کے ملنے کی وجہ؟

(شارٹ ہونے کی وجہ سے) ایسا حادثہ عمل میں لاتا ہے؟

کیا یہ کوئی طوفان ہے؟

کیا یہ کبھی کبھار کی زمین کی مرکزی ژیل کی ناقص انرجی کی وجہ سے ہے؟

کیا یہ جگہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق کی رابطہ گاہ ہے؟

یہ تھے چند سوالات جو ابھی تک جواب طلب ہیں۔ علماء کے درمیان برمودا ژیل بھی مصر کی ژیل کی طرح ایک لاحل معمہ ہے۔ ایک ماہر روحانیات کہتا ہے:

''ہماری جدید سائنس جو کائنات کے دوردراز سربستہ رازوں کو کھولنے کی دعویدار ہے۔ زمین پر ایک چھوٹی سی جگہ برمودا اور ایک چھوٹے سے سنگی صندوق (مصر کی ژیل) کا مسئلہ حل نہیں کر سکی۔''

اب ہم مندرجہ بالا کچھ سوالات کے حل کی طرف آتے ہیں۔ کچھ علما فرماتے ہیں کہ برمودا میں مقناطیسی پہاڑ ہیں جن کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ برمودا میں مقناطیسی پہاڑ ہیں تو ہمیں تھوڑے سے وقت کے لئے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا مقناطیسی پہاڑ بھی گھومتا پھرتا ہے۔ یا کبھی اوپر کبھی نیچے ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بالکل ہوتا ہی نہیں ہے۔ مقناطیسی پہاڑ اس لئے نہیں ہو سکتا کہ بعض کشتیاں اور ہوائی جہاز صحیح سلامت برمودا سے گزر جاتے ہیں لیکن بعض غائب ہو جاتے ہیں اور یکدم ایسے غائب ہوتے ہیں کہ پائلٹ یا کشتی رانوں کی آواز بھی نہیں آتی۔ بعض اوقات ایسے بھی ہوا ہے کہ سمندر کی سطح پر بحری جہاز تو صحیح سلامت تیرتا ہے لیکن اس میں مسافر (انسان) غائب ہوتے ہیں۔ مقناطیس کی انرجی تو ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ کبھی ہو اور کبھی نہ ہو۔

دوسرے سوال کا جواب کہ ایسا (دونوں) اٹلانٹس اور پیسفک سمندروں کے آپس میں قرب کی وجہ سے عمل میں آتا ہے تو یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ دنیا میں بہت سی جگہ ایسی ہیں کہ دو سمندر آپس میں بالکل قریب ہوتے ہیں لیکن وہاں ایسے حادثات وقوع پذیر نہیں ہوتے۔ مثلاً میکسیو کی دوسری طرف سمندر پیسفک (بحرالکاہل) میں بھی

ایسے اور اتنے ہی حادثات ہونے چاہیں جیسا کہ برمودا میں ہوتا ہے۔

تیسرے سوال کا جواب کہ برمودا میں کوئی ایسا حیوان ہے جو جہازوں کو نگل لیتا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو ایسے حیوان کی رفتار روشنی کی رفتار کے قریب ہونی چاہیے کیونکہ حادثہ کا شکار ہونے والوں سے ایک سیکنڈ کے اندر اندر رابطہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ منہ سے ایک لفظ نکالے بغیر ہی ہمیشہ کیلئے غائب ہو جاتے ہیں۔

لیکن مندرجہ ذیل جوابات میں سے ہو سکتا ہے کہ کوئی حقیقت یا حقیقت کے قریب ہو۔

1۔ زمین کا یہ حصہ (برمودا) کسی دوسرے زمان و مکاں (کائنات) میں موجود ہو۔

2۔ کبھی کبھی زمین کی مرکزی ژیل کی ناقص انرجی برمودا کے علاقہ میں ابھر آتی ہو۔

3۔ یہ جگہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق (خلائی مخلوق) کی رابطہ گاہ ہو۔

جو چیز ہمیں ہمارے اردگرد ماحول میں نظر آتی ہے وہ ممکن ہے کائنات کی دوسری جگہوں میں بھی موجود ہو اور اس کو دوسرا زمان و مکان کہتے ہیں۔ اور یہ ہماری ناقص ژیلی انرجی ہے جو کہ ہمیں غلطی دیتی ہے اور نہ صرف حادثات برمودا میں ہوتے ہیں بلکہ برمودا کے اردگرد بھی ہوتے ہیں۔ ژیل سائنسز کے لحاظ سے مادہ کا وجود ہی نہیں ہے۔ اور یہ ہماری اندرونی ژیل کی انرجی کی ناقص کارکردگی ہے۔ جو ہمیں مادہ کی صورت دکھاتی ہے اور اگر ہم اس ناقص صلاحیت پر قابو پالیں یعنی اس کو کنٹرول میں لائیں جو کہ مادہ بناتی ہے تو ہمیں حقیقت معلوم ہوگی کہ ہم فقط وہی صلاحیت رکھتے ہیں جو کہ غیر مرئی اور غیر مادی ہے اور پوری کائنات میں موجود ہے۔ ژیل سائنسز کے مطالعہ کا آخری ہدف یہی ہے کہ مادہ بنانے والی صلاحیتوں کو کنٹرول کر کے انسان اصلی زندگی کا آغاز کریں۔

شاید کائنات میں ایسی مخلوقات بھی ہوں جو مادی جسم کے ساتھ سفر نہیں کرتی ہونگی وہ صرف سوچ کر ناقص انرجی (مادہ دکھانے یا بنانے والی قوت) کنٹرول کر لیتی ہونگی پھر آنکھ جھپکنے میں کئی کھرب نوری سال کا فاصلہ طے کر لیتی ہونگی۔ مختصراً اور سادہ زبان میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ دنیا جو ہمیں ظاہری آنکھ سے دکھائی دیتی ہے ہماری سوچ کی پیداوار ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جس طرح ہم سوچتے ہیں ایسے ہی ہو جاتا ہے یا ہم خود اسی طرح بن جاتے ہیں۔

یہ تو اب خلائی مطالعہ نے ثابت کیا ہے کہ ہماری اس وسیع کائنات میں کئی ملین ایسے سیارے ہیں جن کا ماحول آب و ہوا ہماری زمین کی طرح ہے اور اس میں زندگی پائی جاتی ہے۔ اور وہ مخلوق ہماری زمین تک کسی بھی طریقے سے آسکتی ہے۔ لیکن ہماری طرح کمزور (سائنسی ٹیکنالوجی) علم رکھنے والی خلائی مخلوق کے لیے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ ہماری زمین تک رسائی حاصل کریں۔ جن ستاروں کے سیاروں پر شک ہے کہ اس میں زندگی ممکن ہے وہاں تک کئی نوری سال فاصلہ ہے۔ اس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ہمارے جیسے خلائی راکٹوں میں زمین تک آئیں۔ خلائی مخلوق کے پاس کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے جس سے مادہ کو انرجی میں تبدیل کر کے ہم تک رسائی حاصل کریں یعنی ایسا ذریعہ جو کہ روشنی یا روشنی کی رفتار سے زیادہ رفتار رکھتا ہو۔

ہوپس ژیل کے مثبت اور منفی اثرات

ہوپس ژیل کے کچھ منفی اثرات بھی ہیں لیکن اس کے مضر اثرات کو ختم کرنے اور پھر اس کو بروئے کار لانے کے لئے ہوپس ژیل کے کسی ماہر کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ذکر ہو چکا ہے کہ یہ کام صرف سما کے گرینڈ گرینڈ ماسٹر ہی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ہوپس ژیل کے مثبت اثرات کے علم کو مکمل طور پر جانیں تو پھر ہمارے سب مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی جسمانی اور روحانی قوتوں کو جہاں تک چاہیں بڑھا

سکتے ہیں۔ دوائی اور ڈاکٹر کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ہیٹر، سوئی گیس، ائرکنڈیشنر کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ وہ علم جس کو ہم نہیں جانتے ہیں اور وہ علمی حقیقت جو ہمیں جاننا چاہیے اس کا حل بھی ژیل میں ہے۔ ہم اپنی صلاحیتوں کو جاننا اور ان کو بیدار کرنا بھی ہوپس ژیل کی سائنس سے سیکھ سکتے ہیں۔ وہ سکون کی زندگی جس کے ہم ہمیشہ متلاشی رہے ہیں اس کا علم بھی ہوپس ژیل میں ہے۔ وہ اخلاق، وہ انسانیت، وہ مہربانی، وہ دلسوزی جو ہماری فطرت میں ہے وہ بھی ژیل میں ہے۔ وہ تضادات وہ وحشیانہ رویہ وہ تنگ نظری وہ خود غرضی جو زمینی انسان کے دل و دماغ کو جکڑے ہوئے ہے پورے معاشرے سے صرف اور صرف ژیل سائنسز کے ذریعے ہی دور ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری مثبت خواہشات جن کی تلاش میں مجنوں بنے ہوئے ہیں ان کا حل اور ان میں کامیابی کا حصول بھی علم ژیل میں ہے۔ مختصراً یہ کہ ہم ہر مثبت کام میں ژیل استعمال کر سکتے ہیں۔

ہوپس ژیل دعا میں بھی مدد کرتی ہے۔ ایک امریکن سائنس دان میگ کہتا ہے کی ژیل انرجی مذہبی لوگوں کے روحانی مناجات اور دعاؤں (منتوں) میں توانائی اور قبولیت کا باعث بنتی ہے۔

ژیل ایک طائرانہ نظر

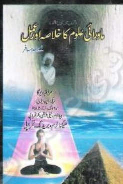
<u>جمیل (حیاتیاتی)</u>

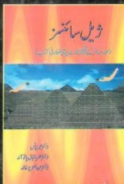
1۔ ہیوآدسرا (انسانی)
2۔ اسوانہل (حیوانی)
3۔ سنیانا (نباتاتی)
4۔ کھوبا (نیم حیاتیاتی)
5۔ سیارو م (طاقتور)

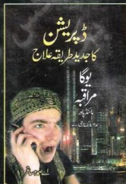
کنکس (غیر حیاتیاتی)

1۔ سمدھا (روشن)
2۔ دارا (غیر روشن)
3۔ پرنیام (فالتو)
4۔ پرنیل (مردہ)
5۔ ہوپس (مصنوعی)

مصنف کی دیگر کتب







عِلم و عرفان پبلشرز
40۔ الحمد مارکیٹ ... 7232336، 7352332
www.ilmoirfanpublishers.com, E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com